بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان فرخندہ وان نسخۂ دلپذیر و بے نظیر

یعنی

پیام جلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از تصنیف لطیف

ماحی شرک و ضلالت حامی توحید و صداقت میر کاروان حیات محبوب رب دو کائنات
حضور سراپا نور اعلیٰ حضرت مولنا غلام محمد صاحب قبلہ جلوآنوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعداد ایک ہزار | بار اول | ہدیہ ایک روپیہ پچاس پیسے

تاریخ اشاعت ربیع الاول سنہ ۱۳۸۲ھ

تاریخ اشاعت ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ؕ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان سعادت اقتران وبہ فضل ایزد منّان و نبی آخر زمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم رسالہ فیض مقالہ

الموسوم بہٖ

پیامِ جلوی رض

مِن تصنیف لطیف

شیخ الاسلام والمسلمین سلطان الاولیاء والعارفین برہان الاصفیاء والواصلین وارثِ علوم الانبیاء والمرسلین حضور مجسم نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سیدنا و مولٰنا غلام محمد صاحب قبلہ جلوانوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

خط وکتابت کرنے اور کتابیں منگوانے کا پتہ

خاکسار محمد یار وٹو عفا اللہ عنہ الصمد جلوی کتب خانہ ڈھڈی والا کلاں۔ ڈاکخانہ طارق آباد۔ لائل پور شہر

بار اوّل | تعداد ایک ہزار | ہدیہ ڈیڑھ روپیہ

(بقیہ دیوانِ عشق صفحہ نمبر ۱۷)

نماز

خالق نے کیا بنائی ہے نورِ نظر نماز — معراجِ[1] مومنین ہے بحکمِ خبر نماز

ہو جلوۂ[2] جمالِ خدا دل کے سامنے — کہتے ہیں اس کو حضرتِ خیر البشر نماز

خلقت سے انفصال ہو خالق سے اتصال — یہ ہے بنزدِ عارفِ عالی گہر نماز

معراج[3] میں خدا نے محمدؐ سے یوں کہا — ٹھہرو کہ پڑھ رہا ہے خدا عرش پر نماز

سرِ نماز مرشدِ کامل سے پوچھیے — باعث نہیں ہے قرۃ[4] عینی کا ہر نماز

سجدہ[5] کرو کہ قربِ الٰہی اسی میں ہے
ذاتِ خدا سے کرتی ہے نزدیک تر نماز

[1] اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ ترجمہ ۔ نماز مومنوں کا معراج ہے ۔ (الحدیث)

[2] اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ ۔ ترجمہ ۔ خدا کی عبادت ایسی کر گویا کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے ۔ (الحدیث)

[3] قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ ۔ ترجمہ ۔ ٹھہر جائیے ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ۔ تحقیق آپ کا رب نماز پڑھتا ہے (الحدیث القدسی از معارج النبوۃ باب معراج)

[4] قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ۔ ترجمہ ۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے (الحدیث)

[5] وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۔ ترجمہ ۔ سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ ۔ (الآیۃ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطِ اوّل

بیا اے ساقیٔ میخانۂ عشق
بمے خواراں بدہ پیمانۂ عشق

آ اے ساقی شراب خانہ عشق کے
شراب پینے والوں کو عشق کا پیالہ عطا فرما

بیا اے ساقیٔ میخانۂ ذوق
بدہ جامے کہ روز افزوں شود شوق

آ اے ساقی شراب خانہ ذوق کے
ایسا پیالہ عطا کر کہ شوق زیادہ ہو جاوے

بیا اے ساقیٔ میخانۂ نور
بدہ جامے کہ گیرم طرۂ حور

آ اے ساقی شراب خانہ نور کے
ایسا جام عطا کر کہ میں حور[1] کی زلف پکڑ لوں

بیا اے ساقیٔ میخانۂ جوش
بدہ جامے کہ خواہم شد ہم آغوش

آ اے ساقی شراب خانہ جوش کے
ایک جام عطا کر کہ میں ہم بغل ہوا چاہتا ہوں

بیا اے ساقیٔ میخانۂ جود
بدہ جامے کہ بینم روئے مقصود

آ اے ساقی شراب خانہ بخشش کے
ایسا جام عطا کر کہ میں چہرۂ مقصود دیکھ لوں

[1] حور سے مراد تجلی ذاتی ہے ۱۲

بیا اے ساقیٔ میخانۂ راز ۔۔۔ بدہ جامے کہ در مستی کنم ناز

آ اے ساقی شراب خانہ راز کے ۔۔۔ ایسا جام عطا فرما کہ مستی میں ناز کروں

بیا اے ساقیٔ فیاض مطلق ۔۔۔ بدہ جامے کہ تا گویم اَنَا الْحَق

آ اے ساقی مطلق فیض پہنچانے والے ۔۔۔ ایسا جام عطا فرما کہ اَنَا الْحَق کہنے لگوں

بیا اے ساقی میخانۂ ہُو ۔۔۔ بدہ جامے کہ برخیزد من و تو

آ اے ساقی شراب خانہ ھُو کے ۔۔۔ ایسا جام عطا کر کہ مَیں اور تو کی تمیز اٹھ جائے

من و تو اندریں منزل حرام ست ۔۔۔ دریں جا من کجا و تو کدام ست

اس منزل و مقام میں من و تو حرام ہے ۔۔۔ اس جگہ من و تو کہاں اور کیا چیز ہے

من و تو در حقیقت شرکِ مخفی ست ۔۔۔ دریں جا شرک و مشرک ہر دو منفی ست

من و تو حقیقت میں شرک مخفی ہے ۔۔۔ اس جگہ شرک اور مشرک دونو منفی ہیں

کہ ہست ایں منزل از ما و توئی دُور ۔۔۔ نہ ہے جلوہ گہِ نُورٌ عَلٰے نُوْر

کیونکہ یہ منزل ما و توئی سے دُور ہے ۔۔۔ اور وَہ وہ نورٌ علےٰ نور کے جلوے کا مقام ہے

منم حیراں کہ یارب کیستم من ۔۔۔ دریں گرداب حیرت چیستم من

میں حیران ہوں کہ یارب مَیں کون ہوں ۔۔۔ اور اس حیرت کے گرداب میں کیا چیز ہوں

منم یا خود توئی و اللہ ندانم
میں ہوں یا خود تو ہے قسم اللہ کی میں نہیں جانتا ہوں
بہ ہر صورت کہ مے بینم ہمانم
جس صورت کو دیکھتا ہوں میں وہی ہوں

ز فوق العرش تا تحت الثرائیم
عرش کے اوپر سے تحت الثریٰ تک میں ہوں
ندانم از کجا و تا کجایم
نامعلوم میں کہاں سے لیکر کہاں تک ہوں

بہر سو نورِ وجہُ اللہ عیانست
ہر طرف نورِ وجہُ اللہ ظاہر ہے
ظہورِ لامکان اندر مکانست
لامکان کا ظہور مکان یعنی عالم میں ہے

اگر مغز ست در عالم و گر پوست
عالم میں اگر مغز ہے اور اگر پوست
اگر دشمن و گر یارم ہمہ اوست
اگر دشمن ہے اور اگر دوست سب وہی ہے

بجز ذاتِ الٰہی دیگرے نیست
سوائے ذاتِ الٰہی کے دوسرا موجود نہیں ہے
نمودِ خلقِ عالم چوں سرابیست
خلقتِ عالم کا ظہور مثل شور کے پانی کے ہے

جہاں بر بحرِ او مثلِ حبابست
جہاں ذات کے سمندر پر مثل حباب کے ہے
وجودش در جہاں ہُو در نقابست
اور وجودِ حق عالم میں ہُو در نقاب یعنی پردہ میں ہے

جمالش راست کل اشیاء مظاہر
اسکے جمال کے واسطے کُل اشیاء مظاہر ہیں
بخوبانِ دو عالم گشت ظاہر
اور دونو جہاں کے خوب صورتوں میں وہ ظاہر ہے

چہ خوش گفت است مولانائے جامیؒ
شہنشاہِ جہانِ خوش کلامی

کیا خوب فرمایا ہے مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے
جو کہ خوش کلامی کے جہان کے شہنشاہ ہیں

جمالِ اوست ہر جا جلوہ کردہ
ز معشوقانِ عالم بستہ پردہ

اس کے جمال نے ہر جگہ جلوہ کیا ہوا ہے
اور معشوقانِ جہاں کا پردہ بنایا ہوا ہے

ہمہ خوباں ز حسنِ او نمونہ
ز حسنِ پاکِ او گویم چگونہ

سارے خوبصورت اُسکے حسن کا نمونہ ہیں
میں اُسکے حسن پاک کا کیا بیان کروں

بہر جائیکہ حسنش جلوہ فرمود
جہانِ عاشقاں قربانِ او بود

جس جا پر اُسکے حسن نے جلوہ فرمایا
عاشقوں کا جہان اس پر قربان ہو گیا

خدا در روئے خوباں رُخ نمودہ
کسے از سرِّ او محرم نبودہ

خدا تعالیٰ نے خوبصورتوں کے چہرہ میں اپنا منہ دکھایا ہوا ہے
مگر کوئی اُسکے راز سے واقف نہیں ہوا ہے

چہ داند بے خبر ایں رازِ مخفی
نخواند حرفِ او نحوی و صرفی

بے خبر اس پوشیدہ راز کو کیا جانے
نحوی اور صرفی اُسکے حرف کو نہیں پڑھتے

بسے خوبانِ عالم دیدہ بودم
ز گلزارِ جہاں گل چیدہ بودم

میں نے عالم کے بہت خوبصورت دیکھے بھالے تھے
اور جہاں کے باغ سے بہت پھول چنے تھے

بآخر غارتِ دِل کرد و جانم

آخر میرے دِل اور جان کو لوٹ لے گیا

چوں او چشمِ جہاں دیگر ندیدہ

اسکی مثل جہاں کی آنکھ نے دوسرا کوئی نہ دیکھا

شہیدِ نازِ او کُل نازنیناں

کل نازنین اس کے ناز کے شہید ہیں

تنم پروانۂ شمعِ جمالش

میرا جسم اس کے شمع جمال کا پروانہ ہے

جہاں را دستگیر و قبلہ گاہی

جہان کا دستگیر اور میرا قبلہ گاہ

حبیبِ ذاتِ رب العالمینی

آپ ذاتِ رب العالمین کے محبوب

ملائک بر درت حلقہ بگوشاں

فرشتے آپ کے دروازے پر حلقہ بگوش

جمالِ حضرتِ پیرِ مغانم

جمال میرے حضرت پیرِ مغاں کا

بمثلِ او خدا خود نا فریدہ

خدا تعالیٰ نے اسکی مثل کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا

فدائے حُسنِ او جملہ حسیناں

اور تمام حسین اُسکے حسن پر فدا ہیں

دِلم دیوانۂ حُسنِ کمالش

اور میرا دل اُسکے حسن کمال کا دیوانہ ہے

محمدؐ شیرؒ عالی جاں پناہی

حضرت محمد شیر بزرگ جو میری جان کی پناہ ہے

خطیبِ منبرِ عرشِ برینی

اور عرش بریں کے منبر کے خطیب ہیں

گدایت اولیائے خرقہ پوشاں

اور اولیاء خرقہ پہننے والے آپ کے گدا ہیں

توئی دَر ملکِ جاں سلطانِ خوباں

تُو ہی جان کے ملک میں خوبصورتوں کا بادشاہ ہے

بآں خوبی کہ در حُسنِ تو پیدا است

طفیل اس خوبی کے جو تیرے حُسن میں پیدا ہے

زخورشیدِ رخت برقعہ برانداز

اپنے چہرہ کے آفتاب سے برقعہ اُٹھا دے

بآں چشمیکہ او میخانۂ ماست

طفیل اُس چشم مبارک کے جو ہمارا میخانہ ہے

دمے وا دیدہ خود سوئے ما کُن

ایک لحظہ اپنی نگاہ ہماری طرف کر

بآں قوسِ قزح و قاب قوسین

طفیل اُن قوسِ قزح اور قاب قوسین کے

بآں تیغِ دو ابروئے نگاہاں

اپنی نگاہوں کے دو ابروؤں کی تلوار کو

توئی جانِ جہاں جانانِ خُوباں

اور تو ہی جہان کی جان اور خوبصورتوں کا جانان ہے

بآں حُسنیکہ عالم بر تو شیدا است

اور طفیل اس حُسن کے کہ تجھ پر سارا جہان عاشق ہے

کہ گیرد مُرغِ رُوح در عشق پرواز

تاکہ رُوح کا مُرغ عشق میں پرواز پکڑے

شرابِ ایں دلِ دیوانۂ ماست

اور وہ ہمارے دیوانے دِل کی شراب ہے

بیا جامِ مئے مستی عطا کُن

آ اور مستی کے شراب کا پیالہ عطا فرما

بدو محرابِ دو ابروئے دو چین

اور طفیل دونوں آنکھوں کے دونوں ابروؤں کے دو محراب کے

بگشت و خُونِ عالم بے گناہاں

جو کہ باوجود کشت و خُونِ عالم کے بے گناہ ہیں

بہ بمعنی بطفیل

بفرما گشتنِ جانِ مُریدت
اپنے مُرید کی جان کو قتل کرنے کا حکم فرما
بآں خضرِ لب نوشیں کہ خالیست
طفیل اس لب شیریں کے خضر کے جو کہ خال ہے
سویدائے دِلم را نُور گرداں
میرے دِل کے سیاہ نقطے کو نُور بنا
بآں لعلِ لب و یاقوت رُمّان
طفیل اس لب کے لعل اور یاقوت سُرخ کے
بآں دُرجِ دہانِ پُر لآلی
طفیل اس دُرج دہن کے جو موتیوں سے پُر ہے
بآں خندہ چو برقِ نُور لامع
طفیل اس ہنسنے کے جو نور کی بجلی کیطرح چمکنے والا ہے
دلے چوں غنچۂ مارا بخنداں
میرے دِل کلی کی مانند کو ہنسا

کہ تا جان و دِلم گردد شہیدت
تا کہ میری جان اور دِل دونو تیرے شہید ہو جاویں
بگلزارِ رُخت رنگیں بلالیست
اور تیرے چہرے کے باغ میں ایک عجیب بلا ہے
خط و خالِ جمالِ حُور گرداں
اور حُور کے جمال پر اُس سے خط اور خال بنا
شرابِ لال مے نوش و بنوشاں
سُرخ شراب پی اور مجھے پلا
نہ خالی از درت گردد سوالی
یہ سائل آپ کے دروازہ سے خالی نہ جاوے
بانوار و تجلّیات جامع
اور انوار اور تجلّیات کو جامع ہے
ز نورش غیرتِ صد طور گرداں
اور اپنے نُور سے اُسکو سو طور کی غیرت بنا

بآں والشمسِ عارض روئے بنما
طفیل اُس رُخسار کے والشمس (سورج) کے چہرہ دکھا

کہ بینم نورِ وجہُ اللہ ہر جا
تاکہ میں ہر جگہ نورِ وجہُ اللہ دیکھ لُوں

بآں زلفینِ تو واللیلِ قرآن
طفیل اُن اپنی زلفوں کے جو قرآن کی واللیل ہیں

شبِ دیجورِ مارا روز گردان
ہماری اندھیری رات کو روزِ روشن بنا

بآں ماہِ جبینی رشکِ خورشید
طفیل اُس پیشانی کے چاند کے جو رشکِ خورشید ہے

ز بامِ من برا اے ماہِ امید
میرے محل سے اے امید کے چاند طلوع فرما

بآں ناز و ادا و طرز و انداز
طفیل اُس ناز اور ادا اور طرز اور انداز کے

بخونِ عاشقِ بے دل وضو ساز
اپنے بے دل عاشق کے خون سے وضو کر

بآں غمزہ و شوخی و کرشمہ
طفیل اُس غمزہ اور شوخی اور کرشمہ کے

بچشمانم بکُن دو نورِ چشمہ
میری آنکھوں میں دو نور کے چشمے پیدا کر

بآں رنگیں مبارک لحیۂ پاک
طفیل اُس رنگین مبارک ریشِ پاک کے

کہ رنگِ صبغۃ اللہ کُن بریں خاک
اِس خاک پر رنگتِ الٰہی کا رنگ چڑھا

بآں مخزن کہ اندر سینہ داری
طفیل اُس خزانہ کے جو آپ کے سینہ میں موجود ہے

ز اسرارِ نہاں گنجینہ داری
اور وہ سینہ اسرارِ نہانی کا گنجینہ ہے

سرم گیر و ازاں سرّم خبر دہ
کہ سرّے از ہزاراں دردِ سر بہ

میرا سر لے اور اس راز سے خبر دے
کیونکہ ایک راز ہزاروں سر کے درد سے بہتر ہے

بآں دستِ فراخ از وسعتِ عرش
بیادم جرعۂ مے ریز بر فرش

طفیل اس اپنے ہاتھ کے جو عرش کی وسعت سے فراخ ہے
میری یاد میں ایک گھونٹ شراب کا خاک پر گرا

کرم فرما ز رحمت دستِ من گیر
توئی مرشد توئی ہادی توئی پیر

کرم کر اور رحمت سے میرا ہاتھ پکڑ
تو ہی مرشد ہے تو ہی ہادی ہے تو ہی پیر ہے

بآں لطف و نزاکتہائے پایت
کہ صد جانِ غلامِ تو فدایت

طفیل اس اپنے پاؤں کی لطافت و نزاکت کے
کہ سو جان غلام کی آپ پر قربان ہو

کفِ پا بر سرِ چشمانِ من نہ
گلِ خود را بہ خارستانِ من نہ

اپنے پاؤں کی تلی مبارک میری آنکھوں پر رکھ
اپنے پھول کو میرے کانٹوں کے باغ میں رکھ

بآں دستارِ پُر سرمایۂ عرش
کہ ہست آں سر بسر ہمسایۂ عرش

طفیل اس دستار مبارک کے جو عرش کے سرمایہ سے پُر ہے
اور وہ سر بسر عرشِ معلّٰی کی ہمسایہ ہے

فگن سایہ کہ ظلّ اللہ ہمین ست
بزرگ از سایۂ عرشِ برین ست

مجھ پر سایہ ڈال کہ اللہ کا سایہ یہی ہے
اور عرش برین کے سایہ سے یہ سایہ بزرگ ہے

بآں پیراہنِ گلشن در آغوش
طفیل اُس کُرتے کے جو باغ کو بغل میں لئے ہوئے ہے
خطا ہائے غلامِ پُرخطا پوش
اپنے غلامِ پُرخطا کی خطاؤں کو ڈھانپ لے

بآں بندِ قبائے سینۂ پاک
طفیل اُس سینۂ پاک کے سلوکۂ مبارک کے
بچسپانم بسینہ چُست و چالاک
مجھے اپنے سینے سے لگا لے جلد تر

مرا با آں ردائے نور چادر
مجھے اپنی اُس نور کی چادر کے ساتھ
بپوش اے مشفق از ہفتاد مادر
ڈھانپ لے اے ستّر ماں سے زیادہ مہربان

بآں نعلینِ پاک از گردِ امکان
طفیل اس جوڑے کے جو امکان کی گرد سے پاک ہے
بدورِ لامکانم بخش طیران
مجھ کو عالمِ لامکان میں پرواز بخش

بآں عزّ و شرف جاہ و جلالت
طفیل اُس عزت اَور شرف اَور جاہ اَور جلالت کے
مشرف ساز با عزِّ وصالت
مجھے اپنے وصال کی عزت سے مشرف فرما

بآں سروِ قدِ رعنائے خُوبی
طفیل اس خوبی کے قدِ رعنا کے سرو کے
قیامت قائمے برپائے خُوبی
جو کہ خوبی کے پاؤں پر ایک قیامت قائم ہے

بہ بخش اندر دلِ من استقامت
میرے دِل میں استقامت عطا فرما
نگردم از درِ تو تا قیامت
تا کہ تیرے دروازے سے قیامت تک نہ پھروں

سگے آں آستانِ پاک باشم
میں اُس آستانۂ پاک کا کتّا بنا رہوں

برہ چوں پانہی آں خاک باشم
اور جس جگہ آپ قدم رکھیں میں وہ خاک ہوجاؤں

چوں خوانی برجہم در عشق پویاں
اگر آپ مجھے بلائیں تو میں عشق میں دوڑنے لگوں

چوں رانی سر نہم تسلیم گویاں
اور اگر ہٹائیں تو تسلیم کہتا ہوا سر رکھ دوں

اگر تو تو کُنی بر خویش نازم
اگر آپ مجھے توتو کریں تو میں اپنے آپ پر ناز کروں

دگر چوبے زنی بینی نیازم
اور اگر لکڑی ماریں تو آپ میرا نیاز دیکھیں

شود گر افگنی یک اُستخوانم
اگر آپ مجھے ایک ہڈی ڈال دیویں

سگِ اصحابِ کہف از بندگانم
تو اصحاب کہف کا کُتا میرے غلاموں سے ایک غلام ہوجاوے

بیندازی وگر یک قرصِ نانم
اور اگر آپ مجھے ایک روٹی پھینک دیویں

شود فارغ دِل از ملکِ جہانم
تو میرا دل تمام جہان کے ملک سے فارغ ہوجاوے

چوں در خانہ روی بر در نشینم
جب آپ گھر میں تشریف لیجاویں تو میں دروازہ پر بیٹھ جاؤں

چوں بیروں پانہی سجدہ گزینم
اور جب باہر قدم رنجہ فرماویں تو آپ کو سجدہ کروں

بدیلیزِ تو ہر دم جائے گیرم
ہر وقت آپ کی چوکھٹ پر جگہ پکڑوں ،

کہ گر میرم تہِ پائے تو میرم
کہ اگر مرجاؤں تو آپ کے قدموں کے نیچے مروں

زہے طالع زہے بختِ زیادہ
وَہ وَہ نصیب اور وَہ وَہ بخت بلند میرے
کہ پا بر پا نہادہ بر درِ تو
تا کہ آپکے دروازے پر پاؤں پر پاؤں رکھ کر
بتصویرِ تو بازم عشق بازی
آپ کی تصویر سے ہمیشہ عشق بازی کھیلوں
دلم خواہد چنیں اشعار گویم
میرا دِل چاہتا ہے کہ اسی طرح شعر کہوں
ولے ترسم زطبعِ ناز پروَرد
مگر محبوبِ ناز پروردہ کی طبع سے ڈرتا ہوں
ملالِ خاطرِ نازک پسنداں
نازک پسندوں کے دِل کا ملال
درُونِ سینہ عشقم میزند جوش
میرے سینے میں عشق جوش مارتا ہے

اگر بر گردنم بندی قلادہ
اگر آپ میری گردن پر پٹہ باندھ دیویں
نہ ہرگز بر درِ دیگر کنم رو
ہرگز دوسرے دروازہ کیطرف مونہہ نہ کروں
شعارِ خویش سازم جانگدازی
اور جانگدازی کو اپنا طریقہ بناؤں
رمُوزِ عشقِ دلبر یار گویم
اور دلبر یار کے عشق کی رمزیں بیان کروں
کہ نتواں رنجِ طبعِ نازنیں کرد
کیونکہ نازنین کی طبع کو ناراض نہیں کیا جا سکتا
بود مشکل بجانِ دردمنداں
دردمندوں کی جان پر مشکل ہوتا ہے
ولے پاسِ ادب گوید کہ خاموش
مگر پاسِ ادب کہتا ہے کہ چپ رہ

گفتم با صد ہزاراں چاپلوسی
صد ہزاراں چاپلوسی کے ساتھ میں

بہ پیشِ شاہِ خوباں خاکبوسی
شاہِ خوباں یعنی صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں خاکبوسی عرض ہو

غلامانِ ترا کمتر غلامم
آپکے غلاموں میں سے ایک ادنیٰ غلام ہوں

درونِ عصمتِ خانہ سلامم
اندرونِ عصمتِ خانہ میری طرف سے سلام ہو

کنیزے از کنیزانِ تو ناچیز
آپ کی کنیزوں میں سے ایک ناچیز کنیز بھی

نماید سجدۂ تعظیم تو نیز
خدمتِ اقدس میں سجدۂ تعظیم کرتی ہے

بیارانم پس از شوقِ ملاقات
میرے یاروں کو شوقِ ملاقات کے بعد

ہزاراں بار تسلیم و تحیات
ہزاروں بار تسلیم و تحیات قبول ہوں

گروہِ حاضرینِ مجلسِ پاک
حاضرینِ مجلس پاک کا گروہ

مؤدب جانشیناں زینتِ خاک
جو ادب سے جگہ پر بیٹھنے والے خاک کی زینت ہیں

کہ ہر یک عاشق و دیوانۂ تست
جو ہر ایک آپ کا عاشق اور دیوانہ ہے

بحسنِ شمع تو پروانۂ تست
اور آپکے حسن کے چراغ کا پروانہ ہے

ہمہ را از منِ مسکیں غلامے
ان سب کو اس مسکیں غلام کی جانب سے

سلام و مژدۂ دار السلامے
سلام اور بہشت کی خوشخبری ہو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خَطْ دُوْم

سلام اے خسروِ خوبانِ عالم — سلام اے شاہِ محبوبانِ عالم

سلام ہو اے بادشاہ خوبانِ جہان کے — سلام ہو اے بادشاہ محبوبانِ جہان کے

سلام اے شاہبازِ لامکانی — سلام اے طائرِ عرش آشیانی

سلام ہو اے شاہباز لامکان کے — سلام ہو اے طائرِ عرش پر آشیانے والے

سلام اے زینتِ عرشِ الٰہی — سلام اے رونقِ ماہ تا بماہی

سلام ہو اے زینتِ عرش خدائیتعالےٰ کے — سلام ہو اے رونق چاند سے لیکر مچھلی تک

سلام اے سروِ گلزارِ معانی — سلام اے سرورِ کون و مکانی

سلام اے سروِ گلشن معنوں کے — سلام ہو اے سردار کون و مکان کے

ہزاراں سجدۂ تعظیم و تکریم — ہزاراں بار التحیات و تسلیم

ہزارہا سجدے تعظیم اور تکریم کے — ہزارہا بار تحیّۃ اور سلام

ہزاراں بار از من خاک بوسی

ہزار ہا بار میری طرف سے خاکبوسی قبول باد

ہزاراں بار از بندہ نیازے

ہزار ہا بار اس بندہ سے نیاز قبول ہو

ہزاراں بار بوسم دست و پایت

ہزار ہا بار میں آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسے دوں

جزاک اللہ چہ احسان کردی

اللہ تعالے آپکو جزا دیوے کہ آپنے کیا احسان کیا

جزاک اللہ کہ از بس شاد کردی

اللہ تعالے آپکو جزا دیوے کہ آپنے بہت خوش کیا

جزاک اللہ مرا خورشید کردی

اللہ تعالے آپکو جزا دیوے کہ آپنے مجھ کو سورج بنا دیا

جزاک اللہ زہے انعام کردی

اللہ تعالے آپکو جزا دیوے کہ آپنے عجب انعام کیا

ہزاراں بار از سگ چاپلوسی

اور ہزار ہا بار کتے کی اس کیطرف سے چاپلوسی منظور ہو

ہزاراں بار کن اے یار نازے

ہزار ہا بار اے یار میرے تو ناز کر

ہزاراں بار جانِ من فدایت

اور ہزار ہا بار میری جان آپ پر قربان ہو

کہ حیواں بودم و انسان کردی

کہ میں حیوان تھا اور حضور نے انسان بنا دیا

مقید بودم و آزاد کردی

میں قیدی تھا اور آپ نے آزاد کر دیا

ز مُردہ زندۂ جاوید کردی

اور مُردہ سے زندہ جاوید کر دیا

بری از کفر و از اسلام کردی

کہ کفر اور اسلام کی رسموں سے چھوڑا دیا

الٰہی ظلِّ تو ممدُود بادا
خدا کرے آپ کا سایہ دراز ہو
وجودِ پاک تو موجُود بادا
اَور وجود مبارک حضور کا ہمیشہ موجود رہے

الٰہی لطفِ تو ہر دم فزوں باد
خدا کرے لطف حضور کا ہر دم زیادہ رہے
کمالت دمبدم بے چند و چوں باد
اَور کمال جناب کا دمبدم بے انتہا اور بے مثال ہووے

الٰہی گردشِ پیمانۂ تو
خدا کرے آپ کے پیمانۂ شراب کا دَور
ہمیشہ باد در میخانۂ تو
ہمیشہ حضور کے میخانہ میں جاری رہے

الٰہی عزت و شرف و کرامت
خدا کرے حضور کی عزت اَور شرف اور بزرگی
سلامت باد تا یوم القیامت
سلامت رہے روز قیامت تک

بعالیخدمت سلطانِ خُوباں
خدمت شریف میں بادشاہ خوبصورتوں کے
سراسر جان بل جانانِ خوباں
جو کہ سر بسر جان بلکہ محبوب خوبصورتوں کے ہیں

کہ ہر دو حکم و علم آمد غلامش
شریعت اور معرفت دونوں انکے غلام ہیں
غلامِ آں رسولِ اللہ نامش
اَور غلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکا نام پاک ہے

قدمبوسی قبولش باد از من
اُنکو میری طرف سے قدمبوسی قبول ہووے
ہمیں تحفہ وصولش باد از من
اَور یہی تحفہ اُن کو میری طرف سے وصول ہووے

غلامانِ ترا کمتر غلامم
غلام ہوں اور غلاموں کا غلام ہوں
بیا قاصد بہ براز من پیامے
اے قاصد میرا پیغام لے جا
بگو از من کہ اے یارانِ جانی
اور میری طرف سے یارانِ جانی کو کہنا
شما در وصلت و من در جدائی
تم وصال میں ہو اور میں جدائی میں ہوں
شما در میکدہ مستِ الستی
تم شراب خانہ میں مست الست ہو
چوں از بسیار مے خوردن بجوشید
جب بسبب زیادہ شراب پینے کے وجد کرو
چون باہم سوئے میخانہ ستیزید
جب سب ملکر شراب خانہ کی طرف دوڑو

درونِ عصمتِ خانہ سلامم
اندرونِ عصمت خانہ میری طرف سے سلام ہووے
بگو یارانِ ما را ہم سلامے
اور میرے یاروں درویشوں کو بھی سلام کہنا
مبارک مر شمارا زندگانی
کہ تم کو زندگانی مبارک ہو
نباشد این چنین شرطِ وفائی
اس طرح شرط وفاداری کی نہیں ہوتی
منم در قید مہجوری و پستی
اور میں دوری کی قید میں پست ہوں
بیادِ بندہ ہم قدحے بنوشید
تو بندہ کی یاد میں بھی ایک پیالہ پی لینا
بیادم جرعۂ بر خاک ریزید
تو میری یاد میں بھی ایک گھونٹ زمین پہ گرانا

سخیاں جامِ مے تنہا نہ نوشند
سخی جامِ شراب تنہا نوش نہیں کرتے

کہ یاراں از پئے یاراں بکوشند
کیونکہ یار اپنے یاروں کیواسطے کوشش کیا کرتے ہیں

گہے یاد آوری اندر دعایم
گاہے مجھ کو دعا میں یاد کرنا

کہ زود اندر حضورِ پاک آیم
کہ جلدی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاؤں

کنم بہرِ قبول از جانِ غمگین
کرتا ہوں قبولیت دعا کیواسطے اپنی جان غمناک سے

ہزاراں بار من آمین آمین
ہزارہا بار میں آمین آمین

(از طرف والدین بندہ ہزاراں ہزار قدمبوسی قبول باد)

جنابِ قطبُ الاقطاب ناطق بالحقّ والصّواب بفضلہٖ تعٰ
ذوالجلال والاکرام باخیریت تمام ہیں
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ
نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلیٰ رَسُولِہِ الکَرِیمِ

خطِ سوم

به بسم اللّٰه بگیرم کلکِ خامه
ساتھ بِسم اللّٰہ کے قلم کا نیزہ پکڑتا ہوں

به بسم اللّٰه کنم آغاز نامه
اور ساتھ بِسم اللّٰہ کے عرضنامہ شروع کرتا ہوں

به بِسم اللّٰه سوادِ دیده سازم
ساتھ بِسم اللّٰہ کے آنکھوں کی سیاہی تیار کرتا ہوں

به بسم اللّٰه کنم عرضِ نیازم
اور ساتھ بِسم اللّٰہ کے عرض نیاز کرتا ہوں

به بسم اللّٰه کنم دِل پاره پاره
ساتھ بِسم اللّٰہ کے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہوں

به بِسم اللّٰه کنم دیگر نظاره
اور ساتھ بِسم اللّٰہ کے دوبارہ دیدار حاصل کرتا ہوں

به بِسم اللّٰه کنم صد جاں فدایت
ساتھ بسم اللّٰہ کے سو بار آپ پہ جان قربان کرتا ہوں

به بِسم اللّٰه کنم مدح و ثنایت
اور ساتھ بسم اللّٰہ کے آپ کی حمد اور تعریف کرتا ہوں

تعالیٰ اللہ زہے قطبِ زمانہ
بلند ہے اللہ آفرین قطب زمانہ کے
تعالیٰ اللہ زہے غوثِ دو عالم
بلند ہے اللہ آفریں غوث دونو جہان کے
تعالیٰ اللہ زہے نورِ الٰہی
بلند ہے اللہ آفرین نورِ ذاتِ الٰہی کے
تعالیٰ اللہ جمالِ جانفزایت
تعالیٰ اللہ حسن جانفزا آپ کا
زہے آئینۂ ذاتِ الٰہی
آفرین آئینۂ ذات حق سبحانہٗ کے
زہے دانائے اسرارِ معانی
آفرین جاننے والے اسرار معنوں کے
زہے عارف کنوزِ غائبانہ
آفرین جاننے والے پوشیدہ طور خزانوں کے

مطلع ثانی

تعالیٰ اللہ زہے فردِ یگانہ
بلند ہے اللہ آفرین یکتا اور یگانہ
تعالیٰ اللہ زہے سلطانِ اعظم
بلند ہے اللہ آفرین بادشاہِ بزرگ
تعالیٰ اللہ زہے عالم پناہی
بلند ہے اللہ آفرین پناہ جہان کے
تعالیٰ اللہ کمالِ بے نہایت
تعالیٰ اللہ کمال بے انتہا آپ کا
زہے مظہر کمالاتِ الٰہی
آفرین مظہر کمالات اللہ تعالیٰ کے
زہے بینائے انوارِ حقائق
آفرین دیکھنے والے انوار اللہ پاک کے
زہے واقف رموزِ عاشقانہ
آفرین واقف رموز عاشقوں کے

زہے دربارِ اَوْ اَدْنیٰ مقامت

آفرین درگاہِ اَوْ اَدْنیٰ مقام جناب کا

ہمہ خوباں فدائے روئے پاکت

تمام خوبصورت قربان آپ کے چہرۂ پاک پر

ہمہ لطف و عطاہائے تو جویاں

تمام آپ کے لطف اور بخشش کے ڈھونڈنے والے

ز سر تا پائے چوں بر تو فدایم

سر سے پاؤں تک جب میں آپ پر قربان ہوں

ہمہ را حمدِ تو گفتن پناہ است

سب کیواسطے آپ کی تعریف کرنی سببِ پناہ ہے

کہ بر روئے تو بودن جز خطا نیست

کیونکہ آپکے روبرو کچھ ہونا سوائے خطا کے نہیں ہے

چوں من خود نیستم حمد و ثنا کو

جب کہ میں خود نہیں ہوں پھر حمد و ثنا کہاں ہے

زہے اسرارِ مَا اَوْحیٰ کلامت

آفرین اسرارِ مَا اَوْحیٰ کلام حضور کا

ہمہ شاہاں گدائے کوئے پاکت

تمام بادشاہ گداگر کوچہ مبارک جناب کے

ہمہ حمد و ثناہائے تو گویاں

تمام آپ کی حمد اور ثنا بیان کرنے والے

بود ترکِ ثنا عینِ ثنایم

اسواسطے ثنا کا ترک کرنا میری عین ثنا ہے

مرا حمد و ثنائے تو گناہ است

مگر میرے واسطے آپ کی حمد و ثنا عین گناہ ہے

ازانم وصفِ تو کردن روا نیست

اسواسطے آپکی تعریف کرنی میرے واسطے روا نہیں ہے

وگر جملہ توئی غیرِ خدا کو

اور اگر سب کچھ تو ہے پھر غیر خدا کہاں ہے

توئی خود حامد و محمود ہستی
تُوہی خود حامد اور محمُود ہے
توئی خود ذاکر و مذکور ہستی
تُو ہی خود ذاکر اور مذکور ہے
توئی خود اوّل و آخر الٰہی
تُو ہی خود اوّل اُور آخر ہے اے اللہ میرے
توئی دَر مجلسِ عشاق نالاں
تُو ہی عاشقوں کی مجلس میں نالہ کرنیوالا ہے
توئی دَر جستجوئے رَبِّ اَرِنِیْ
تُو ہی رَبِّ اَرِنِیْ کی جستجو میں ہے
توئی در ہر دو عالم بس دُوئی نیست
تُوہی دو نو جہان میں ہے بس دُوئی نہیں ہے
دریںجا ہم من و مارا گذر نیست
اِس جگہ من و ما کا گذر نہیں ہے

توئی خود ساجد و مسجود ہستی
تُو ہی خود ساجد اُور مسجُود ہے
توئی خود ناظر و منظور ہستی
تُو ہی خود ناظر اُور منظور ہے
توئی خود باطن و ظاہر الٰہی
تُو ہی خود باطن اُور ظاہر ہے اے اللہ میرے
توئی دَر بزمِ معشوقان خنداں
تُوہی معشوقوں کے دربار میں ہنسنے والا ہے
توئی در گفتگوئے لَنْ تَرَانِیْ
تُو ہی لَنْ تَرَانِیْ کی گفتگو میں ہے
دریںجا مطلبِ ما و توئی نیست
اِس جگہ مطلب ما و تُوئی کا نہیں ہے
دریںجا ہم گہِ شام و سحر نیست
اِس جگہ شام اور صبح کا وقت نہیں ہے

درینجا کفر و اسلامے نباشد

اِس جگہ کفر اور اسلام نہیں ہے

درینجا کُن مکُن کارے ندارد

اِس جگہ امر نہی کا کوئی کام نہیں ہے

درینجا ہیچ پرواہے نماند

اِس جگہ کچھ پرواہ نہیں رہتی

درینجا ئیسکہ ہم جائے نگُنجد

اِس جگہ کہ جگہ بھی نہیں سماتی

درینجا گفتگو محضِ خطا ہست

اِس جگہ گفتگو محض خطا ہے

فنا عینِ بقا ہست و بقا ہم

فنا عین بقا ہے اور بقا بھی

خبردار اے دِل ناداں خبردار

خبردار اے دلِ ناداں خبردار

درینجا بادہ و جامے نباشد

اِس جگہ شراب اور پیالہ نہیں ہے

درینجا ذوق انکارے ندارد

اِس جگہ ذوق کسی امر کا انکار نہیں رکھتا

درینجا سالکؔ و راہے نماند

اِس جگہ سالک اور راہ نہیں رہ جاتا

درینجا سیر و ہم پائے نگُنجد

اِس جگہ سیر اور قدم نہیں سماتا

فنا اندر فنا اندر فنا ہست

فنا در فنا در فنا ہے

بود عینِ فنا اے جاں پناہم

عین فنا ہے اے میری جان کے پناہ

مکُن ایں گفتگو زنہار زنہار

مت کر یہ گفتگو ہرگز ہرگز

کجا مورو کجا ملکِ سلیمانؑ	رحمانؒ	کجا بندہ کجا ذوالعرشِ الیوانؒ
کہاں چیونٹی اور کہاں ملک سلیمانؑ کا		کہاں بندہ اور کہاں مالک عرشِ ایوان کا
کجا کوزہ کجا خُمِ شہانی		کجا قطرہ کجا بحرِ معانی
کہاں پیالہ اور کجا مٹکے بادشاہوں کا		کہاں قطرہ اور کہاں سمندر معنوں کا
کجا ذرّہ کجا خورشیدِ تاباں		کجا کوچہ کجا شہرو بیاباں
کہاں ذرہ اور کہاں سورج چمکنے والا		کہاں کوچہ اور کہاں شہر اور جنگل
کجا بیضہ کجا ماہِ درخشاں		کجا مُہرہ کجا لعلِ بدخشاں
کہاں انڈا اور کہاں چاند چمکنے والا		کہاں گھونگہ اور کہاں لعل بدخشاں کا
بہ پیشِ شاہِ جاں سر بر زمیں نہ		کہ خاکش بر سر از عرشِ بریں بہ
بادشاہ جان کے روبرو سر زمین پر رکھ		کیونکہ اسکی خاک سر پر لینا عرش بریں بہتر ہے
بیا در پائے بوسِ شاہِ خُوباں	جمالیؒ	امامِ مہوشان و ماہِ خُوباں
آ اور خوبصورتوں کے بادشاہ کی پا بوسی کر		جو کہ مہوشوں کے امام اور حسینوں کے چاند ہیں
رسد از جانبِ خستہ غلامے		بہ خدمت پاکِ درویشاں سلامے
اس غلام خستہ حال کی طرف سے		درویشوں کی خدمت پاک میں سلام پہنچے

تَعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ بِیَدِكَ الۡخَیۡرُ اِنَّكَ

جسے چاہیں حضور عزت بخشیں اور جسے چاہیں ذلت دیویں بھلائی آپکے ہاتھ میں ہے، اور

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

آپ ہر کام پر قادر ہیں

الراقم

سگِ دربان غلامِ غلامان عاصی غُلام مُحَمَّد عفی عنہ از پیر محل شریف بقلم خود

مورخہ ۱۹ر اسوج

قبلہ گاہا جاں پناہا مقرر عرض نیاز آنکہ آج بتاریخ ۱۹ر اسوج مسمات بھالواں وجنت وجنت مرجیوڑی بغداد شریف سے مائی بکھاں کی عیادت کیواسطے آئی ہیں۔ انکی زبانی معلوم ہوا کہ جناب مائی صاحب ۹ روز کے گولڑہ شریف سے واپس آئے ہوئے ہیں اور بوجہ بخار پیر محل شریف تشریف نہیں لائے۔ مذکوران وجمیع غلامان کیجانب سے ہزاراں ہزار سجودات قبول باد۔ ظلکم ممدود باد۔ بحرمت النبیؐ و آلہ الامجادؓ ۔

خطِ چہارم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی ست

بگرامی خِدمت حضور لامع النور مطلعِ انوارِ الٰہی مخزنِ اسرار کماھی سیّدی ومولائی ومُرشدی وملجائی حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر بدرِ منیر دام اجلالہٗ وافضالہٗ وعمّ فیضہٗ

بعد قدم بوسی و ہزاران ہزار سجوداتِ مریدانہ و کورنشات مؤدبانہ دست بستہ بکمال ادب التماس آنکہ یہ سگِ دربان حضور والا شان سے رخصت ہو کر آدھی رات خانیوال پہنچا وہاں دِل حزین اِس قدر غمگین ہوا کہ روتے روتے دِل بے تاب ہو گیا۔ پھر ملتان آیا اور پشاور والی گاڑی پر سوار ہو کر روانہ ہوا قسمت کی خوبی سے ایک ہندو لڑکا خلعت محبوبی پہنے ہوئے بخصائل حمیدہ و شمائل پسندیدہ آراستہ پیراستہ تختہ بالائی پر جلوہ افروز دکھائی دیا۔ دِلِ حیران کو قطرہ جمالِ آن ذات بابرکات پر اطمینان حاصل ہوا۔ آخر وہ لیٹے سے

پرے جا کر اتر گیا۔ اور دعا گو اپنا دل سنبھال کر آگے روانہ ہوا۔ تو معًا صورت مجاز معنیٔ حقیقت سے منتقل ہونے لگی۔ اور مندرجہ ذیل مکتوب بلا تکلف خود بخود سمندرِ دل سے کنارۂ زبان پر جاری ہو گیا۔ و ہو ہذا۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

بیا ساقی کہ دردِ دل بگویم
آ اے ساقی تاکہ میں اپنے دل کا درد بیان کروں
ز آبِ دیدگاں روئے بشویم
اور آنسوؤں سے اپنے منہ کو دھوؤں ۔

بیا ساقی کہ از غم سینہ چاکم
آ اے ساقی کیونکہ غم سے میرا سینہ چاک ہے
فشاں یک جرعۂ مے ہم بخاکم
ایک گھونٹ شراب کا میری خاک پر بھی چھڑک دے

بیا ساقی کہ از بس دردمندم
آ اے ساقی کہ میں بہت دردمند ہوں
گہے گریم گہے بسیار خندم
کبھی روتا ہوں اور کبھی بہت ہنستا ہوں

بیا ساقی شکیب از جانِ من رفت
آ ساقی صبر میری جان میں نہیں رہا
بیا ساقی توانائی ز تن رفت
آ ساقی طاقت میرے وجود سے نکل گئی

بیا بشنو دمے آہ و فغانم
آ میری آہ اور فغاں کو سن
بیا مرہم بنہ بر زخمِ جانم
آ میری جان کے زخم پر پٹی باندھ

دلِ پُر دَرد را للہ دوا کُن
دِل پُر درد کا خدا واسطے دوا کر
دِلم بود از معارف ہا خزانہ
میرا دِل معرفتوں کا خزانہ تھا
چناں دِل بر پری پیکر فدا شد
اس طرح دِل پری صورت محبوب پر فدا ہُوا
ہزاراں جانِ من قربانِ جانانِ
ہزار ہا میری جان یار پر قربان ہو
چناں در بحرِ عشقم جاں غریق است
اِسطرح عشق کے سمندر میں میری جان غرق ہے
دریںجا شرک توحید است و توحید
اس جگہ شرک عین توحید ہے اور توحید خود
دریںجا کفر اسلام ست و اسلام
اِس جگہ کفر اسلام ہے اور اسلام

اسیرِ عشق را از غم رہا کُن
عشق کے قیدی کو غم سے رہا کر
رُبود از من بُتِ جاں خسروانہ
مگر بُتِ جان نے بادشاہوں کیطرح لوٹ لیا
نمے دانم دلِ غمگیں کجا شد
کہ نہیں پتہ دِلِ غمناک کہاں گیا
ہمہ عالم فدائے جانِ جاناں
سارا جہان جانِ جانان پر فدا ہو
کہ نے سالک نہ منزل نے طریق است
کہ نہ اِس جگہ کوئی سالک ہے نہ منزل نہ طریقہ
بود خود عینِ شرک از راہِ تجرید
عین شرک ہے از روئے تجرید کے
بود ہم عینِ کفر از عشقِ اصنام
بھی عین کفر ہے بتوں کے عشق سے

ثواب اینجا خطا ہست و خطا ہم
ثواب اِس جگہ عین خطا ہے اور خطا بھی

در ینجا خطرۂ خوف و رجا نیست
اِس جگہ خوف اور امید کا کوئی خطرہ نہیں ہے

در ینجا بندہ ہم عینِ خدا ہست
اِس جگہ بندہ بھی عین خدا ہے

الٰہی در گذر از قیل و قالم
خداوندا میری قیل و قال سے درگذر کر

چوں من در خود نیستم گوئندۂ تو
جبکہ میں نہیں ہوں تو بولنے والا تو ہے

خدا در ما و ما اندر خدائیم
خدا ہم میں ہے اور ہم خدا میں ہیں

نہ ما در وے نہ وے در ماست اے دل
نہ ہم اس میں ہیں اور نہ وہ ہم میں ہے اے دل

بود عینِ ثواب از لطفِ شاہم
عین ثواب ہے میرے یار کے لطف سے

در ینجا اُنس و ہیبت کبریا نیست
اِسجگہ اُنس اور ہیبت کبریائی نہیں ہے

خدا خود عینِ بندہ بے خطا ہست
اور خدا خود عین بندہ ہے بے شک

کہ من در گفتگو مغلوب حالم
کیونکہ میں گفتگو میں مغلوب الحال ہوں

خطا از خود چرا جویندۂ تو
پس اپنے آپ سے تو خطا کیوں ڈھونڈتا ہے

دریں گفتار من بس پُر خطایم
پس اِس گفتار میں مَیں بہت پُر خطا ہوں

ہمہ ایں گفتگو بے جاست اے دل
یہ تمام گفتگو بے جا ہے اے دِل

نیم من بلکہ سرتا پا ہمہ اوست
نہ او ہم نیست پس جز من دگر کوست

مَیں نہیں ہوں بلکہ سرتا پا وہی ہے
نہیں وہ بھی نہیں ہے پس سوائے میرے دوسرا کون ہے

تو ایدل از من و ماہم گذر کن
بغیر از پا و سر اینجا سفر کن

تو اے دل من و ما سے بھی گذر جا
سوائے سر اَور پاؤں کے اِس جگہ سفر کر

سفر بگذار و خود ربُ الفلق شو
رسُومِ بندگی بگذار و حق شو

سفر بھی چھوڑ دے اور خود ربُ الفلق ہو جا
بندگی کی رسموں کو ترک کر اور حق ہو جا

اگر افشائے سِرّ کفرے نبودے
دَر و دیوار رازِ من شنودے

اگر افشا کرنا اسرار کا کفر نہ ہوتا
تو دَر و دیوار بھی میرا راز سُن لیتے

دِلم خواہد دُرِ اسرار پویم
سرِ بازار سِرّ فاش گویم

میرا دل چاہتا ہے کہ رازوں کے موتی پروؤں
اَور سرِ بازار رازِ فاش بیان کروں

ولے ترسم جہاں برہم نگردد
فنائے دین و ایماں ہم نگردد

مگر ڈرتا ہوں کہ جہاں تباہ نہ ہو جاوے
اَور دین اَور ایمان بھی فنا نہ ہو جاوے

خموش ایدل کہ خوب آمد خموشی
بود وصفِ خدا ہم پردہ پوشی

خاموش اے دِل کہ چپ رہنا خوب ہے
خدا کی صفت بھی پردہ پوشی ہے

نوش ایجاں دمادم جامِ نوش
پی اے جان ہر دم پیالہ شراب کا پی

ولے ہر وقت در حسن ادب کوش
مگر ہر وقت حسن ادب میں کوشش کر

کہ بے ادباں نمے یابند مقصود
کیونکہ بے ادبوں کو مقصود حاصل نہیں ہوتا

بیا بر پائے جاناں سر بنہ زود
آ جناب پیر دستگیر کے قدموں پر جلدی سر رکھ

بہ پیشِ شاہِ خوباں سجدہ ہا کُن
حسینوں کے بادشاہ جناب صاحبزادہ صاحب کے آگے سجدہ کر

ہمہ یارانِ خود ہا را دُعا کُن
اور تمام اپنے یاروں درویشوں کو دعا کر

بود آباد تا میخانۂ تو
جب تک آپ کا مے خانہ آباد رہے

شود دِلشاد ہر دیوانۂ تو
آپ کا ہر ایک دیوانہ دلشاد رہے

آمین ثمّ آمین

۵ الحمد للہ و المنتہ کہ آخر کو ہی نشیب و فراز طے کرتا ہؤا باخیریت تمام پھر دِن اپنے گھر پہنچ گیا۔ تو آتے ہی برادرم عبداللہ کے ہاں فرزند نرینہ کی مبارک ملی۔ اور استخارہ قرآنیہ مؤلفہ شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کی تصدیق ہو گئی۔ کیونکہ دعاگو نے تقریبًا دو ماہ پیشتر بذریعہ استخارہ قرآنیہ فرزند نرینہ کی خوشخبری برادرم عبداللہ کو پہنچائی ہوئی تھی۔ اور اُس نے وہ کاغذ بطور

سند برائے تصدیق اپنے جیب میں رکھا ہُوا تھا۔ جس میں بندہ نے تحریر کر دیا تھا۔ کہ "فَهُوَ وَلَدٌ اَمِيْنٌ وَ اِسْمُهٗ غُلَامُ مُحِيُّ الدِّيْنِ"۔ یعنی وہ فرزند امین ہوگا اور اس کا نام غلام محیّ الدّین ہوگا۔ سو الحمدللہ کہ حضور پُر نور کی دعا سے وہی غلام محیّ الدّین پیدا ہُوا۔ خدا اس کی عمر دراز کرے اور اپنا واقف راز کرے۔ آمین ثم آمین۔

سگِ دربان اِنشاء اللہ الرّحمان مطابق فرمان آنجناب والاشان وقتِ مقررہ پر حاضر خدمت اقدس ہو کر فیضیاب ہوگا۔ برائے خدا و بحقِ مصطفےٰ وطفیلِ اولیائے کرام و بحرمت پیرانِ عظام دعائے بالخیر و انقطاع عن الغیر سے یاد شاد فرماویں کہ ؎

من تو شوم تو من شوی من تن شوم تو جاں شوی
تا کس نگوید بعد ازاں من دیگرم تو دیگری

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ازیں دلخستہ دُور افتادہ بعالیخدمت جناب صاحبزادہ صاحب ہزاراں بار

قدمبوسی قبول باد۔ نیز اندرونِ عصمت خانہ تعظیمات و تسلیماتِ غلامانہ قبول باد۔

نیز بخدمت یارانِ جانی و طالبانِ ربّانی و حریفانِ میخانہ بطریقِ دوستانہ السلام علیکم

و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ و دام ذوقہٗ و شوقہٗ و درجاتہٗ۔

الراقــــــــــم

سگِ دربان و غلامِ غلامان عاصی غلام محمد عفی عنہٗ بقلم خود

از مارٹی جلوال ڈاک خانہ جنڈ۔ ضلع کیمل پور

مورخہ ۲۷ ماہ شعبان ۱۳۴۳ھ

نوازشنامہ معرفت برادرم عبداللہ گرداور قانونگوی ارسال فرماویں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خطِ پنجم

ہر کہ آمد بر درت خالی نرفت
گرچہ خالی بود از روزِ الست

بجنابِ مُستطاب غوث المحققین قطبُ العارفین سراجُ الاَولیاء سُلطانُ الاصفیا ہرکس کے پیر و میرے خُدا جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ وعزّ برہانہٗ واعظم شانہٗ

بعد ہزاراں ہزار سجودات و الف الف تحیات و اشتیاق مالایطاق لقائے آں ذات بابرکات بکمال ادب دست بستہ معروض آنکہ الحمد للہ والمنتہ بتوجہ حضور لامع النور نسبت وجودی روز افزوں ترقی پر ہے دِل بجمال خوشحال و رُوح بوصال مالا مال ہے۔ چنانچہ شمّہٴ احوال بطور یکمشت نمونہٴ خروار و دانہٴ از انبار مندرجہ ذیل مکتوب میں ارسال بہ بارگاہِ آنصاحب

کمال ہے - گر قبول افتد زہے عزّ و شرف - و ہو ہذا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیا اے ساقیِ بادہ پرستاں	عطا کُن جرعۂ جامے بمستاں
آ اے ساقی شراب پینے والوں کے	عطا کر ایک گھونٹ شراب کا مستوں کو
بیا ساقی بدہ جامِ شرابم	شوم مخمور و مے گرداں خرابم
آ ساقی پیالہ شراب کا مجھ کو دے	تا مخمور ہو جاؤں اور مجھے مست خراب کر دے
بیا ساقی کرم بہرِ خدا کُن	مۓ مستی بہ میخواراں عطا کُن
آ ساقی خدا کے واسطے مہربانی کر	مستی کا شراب میخواروں کو عطا کر
بیا بشکن بُتِ پندارِ مارا	بہ بخشا جرعۂ جامے خدارا
آ ہماری ہستی کا بُت توڑ دے	اور خدا کے واسطے جُرعۂ جام عطا فرما
بیا یک گوشۂ چشمے بما کن	گدائے را بمعنیٰ پادشا کن
آ ایک گوشہ چشم کا ہماری طرف بھی کر	اور گدا کو حقیقت میں بادشاہ بنا
بحمد اللہ کہ نوروز است امروز	حقیقت جلوہ افروز است امروز
خدا کا شکر کہ آج نوروز ہے	اور آج حقیقت جلوہ افروز ہے

منوّر عالمِ کون و مکانست
عالم کون و مکان منوّر ہے
ز نورش پُر زمین و آسمانست
اور اُس کے نُور سے زمین و آسمان بھرا ہوا ہے

دِلم مسرور و جاں سرمست و مخمور
میرا دِل مسرور اور جان سرمست و مخمور ہے
ز سرتا پائے ما نورٌ علیٰ نور
میرا وجود سر سے پاؤں تک نورٌ علیٰ نور ہے

نہ من آتش نہ من بادم نہ من خاک
نہ میں آگ ہوں نہ ہوا ہوں نہ مٹی ہوں
نہ من آبم نہ من ارض و نہ افلاک
نہ میں پانی ہوں نہ میں زمین اور آسمان ہوں

نہ من در نجس مے گنجم نہ در پاک
نہ میں پلیدی میں سماتا ہوں نہ پاک میں
نہ مارا علم دریابد نہ ادراک
نہ ہم کو علم پا سکتا ہے نہ ادراک

نہ من مسلم نہ من کافر نہ ملحد
نہ میں مسلمان ہوں نہ کافر نہ ملحد ہوں
نہ من در حصر مے آیم نہ در حد
نہ میں حصر میں آسکتا ہوں نہ حد میں

نہ من افزوں ہمے باشم نہ خود کم
نہ میں زیادہ ہوتا ہوں اور نہ کم
نہ من در کیف مے سنجم نہ در کم
نہ میں کیف میں وزن ہو سکتا ہوں نہ کم میں

نہ من اندر مکاں نے در زمانم
نہ میں مکان میں اور نہ زمان میں ہوں
ولے در ہر مکاں من لامکانم
لیکن ہر مکان میں ہو کر لامکان ہوں

من آں خورشیدِ معنیٰ رشکِ ماہم
میں وہ معنوں کا سورج اور چاند کا رشک ہوں
ہمہ ارض و سمٰوٰت ست در من
تمام زمین اور آسمان مجھ میں ہیں
من آں شاہِ جہاں نورِ بسیطم
میں وہ بادشاہِ عالم نور بسیط ہوں
فنا سازم ہمہ کون و مکاں را
فنا کرتا ہوں تمام کون و مکان کو
جہاں را مقصد و مقصود مائیم
جہان کے مقصد اور مقصود ہم ہیں
ہمہ عالم بذاتِ ماست پیدا
سارا جہان ہماری ذات سے پیدا ہے
مرا با ذاتِ ھُو سریست پنہاں
میرا ساتھ ذات حق کے ایک ایسا راز پوشیدہ ہے

نگنجم در زمین و در سماہم
کہ زمین اور آسمان میں بھی نہیں سما سکتا ہوں
معلّٰے حضرتِ ذات ست در من
اور حضرت ذات مقدس بھی مجھ میں ہے
بذات و علم بر ہر شے محیطم
کہ ذات اور علم سے ہر شے پر محیط ہوں
دگر بارہ کنم پیدا جہاں را
پھر دوبارہ پیدا کرتا ہوں جہان کو
دریں ہر دو جہاں موجود مائیم
ان دونوں جہان میں موجود ہم ہیں
خدا خود بر جمالِ ماست شیدا
خدا خود ہمارے حسن پر عاشق ہے
اگر گویم نہ دیں ماند نہ ایماں
اگر ظاہر کر دوں تو نہ دین رہے نہ ایمان

رسالت ہم دراں بے کار گردد
قیامِ دو جہاں دشوار گردد

رسالت بھی اِس میں بیکار ہو جاوے
ٹھہرنا دونوں جہان کا مشکل ہو جاوے

کشد تیغِ فنا سلطانِ غیرت
نماید غرق در دریائے حیرت

کھینچ تلوار فنا کی بادشاہ غیرت کا
اور دریائے حیرت میں ڈبو دیوے

نہ کافر ماند و نے ہم مسلماں
مگر آں ذات اَلآنَ کَمَا کَان

نہ کافر رہے اور نہ ہی مسلمان رہے
مگر وُہ ذات الآن کما کان (جیسا کہ تھا ویسا ہی اب ہے)

نہ خاک ست و نہ باد ست و نہ ما ست
فنا ہست و فنا ہست و فنا ہست

نہ مٹی ہے نہ ہوا ہے نہ پانی ہے
فنا ہے اور فنا ہے اور فنا ہے

وگر در ہر مکاں جلوہ نما ہست
خدا ہست و خدا ہست و خدا ہست

اور اگر ہر مکاں میں جلوہ نما ہے
خدا ہے اور خدا ہے اور خدا ہے

اگر پرسی کہ مے خوردن چہا ہست
روا ہست و روا ہست و روا ہست

اگر پوچھے کہ شراب پینا کیسا ہے
روا ہے اور روا ہے اور روا ہے

مقام و منزلِ عارف کجا ہست
انا ہست و انا ہست و انا ہست

مقام اور منزل عارف کی کہاں ہے
انا ہے اور انا ہے اور انا ہے

سراج الاولیا، سلطانِ ما ہست | شہِ شیرِ محمدؐ راہنما ہست
سراجِ اولیاء اور ہمارا بادشاہ ہے | حضرت سیّد شیر محمدؒ صاحب راہنما ہے
فدائے خسروِ خوبانِ اویم ؔ | دعائے دوستاں ہردم بگویم
میں اُسکے خسروِ خُوباں پر قربان ہوں | اور تمام یاروں کیواسطے ہردم دعا کرتا ہوں

الٰہی تا جہاں آباد بادا
الٰہی جب تک جہاں آباد رہے
ہمہ یارانِ ما دلشاد بادا
تمام ہمارے یار دلشاد رہیں

قبلہ گاہا جان پناہا برائے رب الارباب و بحرمت جناب قطب الاقطابؒ
دعائے بالخیر و ترقی درجاتِ سلوک و سیر سے یاد شاد فرماویں -

نے جاہ و جلالِ کبریا میخواہم | نے دَردِ ترا ہیچ دوا میخواہم
ہرکس ز درِ تو مطلبے میخواہد | ما خستہ دلاں ز تو ترا میخواہم

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بگرامی خدمت جناب صاحبزادہ صاحب ازیں دُور افتادہ قدم بوسی
قبول باد۔ اندرونِ عصمت خانہ آداب وتسلیماتِ فرزندانہ قبول باد۔
بخدمت یارانِ جانی وطالبانِ ربّانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الراقـــــــــــمہٗ

سگِ دربان غلام محمد عفی عنہٗ

از ماڑی جلوال بقلم خود

جلدی میں تحریر کیا گیا ہے معاف فرماویں۔ یکم ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

خَطِ ششم

بیا ساقی بدہ جامِ خمارم — کہ از روزِ ازل در انتظارم

آ ساقی مجھے شراب کا پیالہ دے — کہ روزِ ازل سے انتظار میں ہوں

بیا ساقی طلبگارِ تو ہستم — کہ از روزِ الست ایں حال مستم

آ ساقی مَیں تیرا طلبگار ہوں — کہ روزِ الست سے اسی حال مست ہوں

بیا ساقی درِ میخانہ بکشا — بہ میخوارانِ عالم رحم فرما

آ ساقی شراب خانے کا دروازہ کھول — اُور میخوارانِ عالم پر رحم فرما

بیا ساقی جگر چاک ست امروز — دلِ من سخت غمناک ست امروز

آ ساقی جگر چاک ہے آج کے دن — اُور میرا دِل سخت غمناک ہے آجکے دن

عطا کُن جامہائے دُرد و صافی — کہ تا ہر دَرد را گردد تلافی

شراب صاف اُور تلچھٹ کے پیالے عطا فرما — تا کہ ہر درد و غم کے واسطے بدلہ بنجاویں

خدا را بادۂ گلگوں عطا کُن
دلم را از بلائے غم رہا کُن

خدا کے واسطے شراب گلگوں عطا فرما
اور میرے دل کو غم کی بلا سے رہا کر

دمِ مرگ ست روئے خویش بنما
دوائے دردِ این دلریش فرما

موت کا وقت نزدیک ہے اپنا جمال دکھا
اِس دلریش کے درد کی دوا فرما

بیا وقت است چوں من نیائی
پسِ مُردن چہ سُود ار رُخ نمائی

آ وقت ہے میرے پاس کیوں نہیں آتا
مرنے کے بعد اگر مُنہ دکھایا تو کیا فائدہ

نقاب از چہرۂ پُر نُور بردار
نیازِ من بہ بیں و ناز بگذار

چہرہ پُر نور سے بُرقعہ اُتار
میرا نیاز دیکھ اور ناز کو چھوڑ

دلم از درد و غم شد پارہ پارہ
شوم زندہ اگر یابم نظارہ

میرا دِل درد و غم سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
زندہ ہو جاؤں اگر نظارہ حاصل کروں

بیا من طاقتِ دُوری ندارم
زیادہ تابِ مہجُوری ندارم

آ میں دُوری کی طاقت نہیں رکھتا ہوں
اور زیادہ تاب جدائی کی نہیں رکھتا ہوں

بیا بنشیں دمے در خانۂ دِل
بہ مے لبریز کُن پیمانۂ دِل

آ ایک لحظہ میرے دِل کے گھر میں بیٹھ
اور شراب سے میرے دِل کا پیمانہ پُر کر

قدم نہ در میانِ دیدۂ جاں
میری چشمِ جان میں قدم رکھ
قدم رنجہ بفرما سوئے ماہم
ہماری طرف بھی قدم رنجہ فرما
وگر ایں ہم نمے خواہی دعا کُن
اور اگر یہ بھی نہیں چاہتا ہے تو دعا کر
مرا مرگِ مفاجاتست بہتر
مجھ کو موت ناگہانی بہتر ہے
بجز تو ہست مشکل زندگانی
سوائے تیرے جینا مشکل ہے
بہ بیں جانِ خراب آبادِ مارا
میری جان خراب آباد کو دیکھ
بخواب اندر اگر روئے تو بینم
خواب میں اگر تیری صورت دیکھ لوں

منوّر کُن دلم از نورِ ایماں
میرے دِل کو نورِ ایمان سے روشن کر
ویا خود مے طلب دربارگاہم
یا اپنی دربار میں مجھ کو بلا لے
کہ میرم از غمِ ہجراں رہا کُن
کہ میں مر جاؤں اور ہجر کے غم سے چھوٹ جاؤں
ازیں درد و بلا اے ماہ پیکر
اِس درد و بلا سے اے میرے چاند کی شکل والے
بیا حالم بہ بیں اے یارِ جانی
آ میرا حال دیکھ اے میرے یار جانی
بیا بنگر دِلِ ناشادِ مارا
آ میرے دِل ناشاد کو دیکھ
نخیزم تا حشر اے نازنینم
تو میں حشر تک بیدار نہ ہوں اے میرے نازنین

اگر بینم شبے سلطانِ خوباں
اگر کسی رات حسینوں کے بادشاہ کو دیکھ لوں
فدا سازم دل و جان و دین و ایماں
تو اُس پر دل اور جان اور دین و ایمان قربان کر دوں

اگر نقشِ کفِ پائے تو بینم
اگر تیرے پاؤں مبارک کا نقش دیکھ لوں
بود سجدہ گہِ دل آں زمینم
تو وہ زمین میرے دل کی سجدہ گاہ ہووے

اگر بادِ صبا آرد پیامت
اگر بادِ صبا تیرا پیغام لے کر آوے
شوم سرمست تا روزِ قیامت
تو روزِ قیامت تک سرمست ہو جاؤں

اگر آرد نسیمے خاکِ کویت
اگر صبح کی ہوا تیرے کوچہ کی خاک لے آوے
شوم تا روزِ محشر مستِ بویت
تو روزِ محشر تک تیری خوشبو سے مست رہوں

اگر ماہِ من از بامم برآئی
اگر اے میرے چاند تو میرے محل سے ظاہر ہو
بیابم از غمِ ہجراں رہائی
تو میں ہجر کے غم سے رہائی پا جاؤں

اگر از درِ درآئی اے نگارم
اگر تو میرے دروازے سے اے میرے محبوب آ جاوے
سرِ تسلیم در پائے تو آرم
تو سرِ تسلیم تیرے پاؤں میں جھکا دوں

اگر از عشقِ تو آباد باشم
اگر میں تیرے عشق سے آباد ہو جاؤں
بدوزخ نیز من دلشاد باشم
تو دوزخ میں بھی دلشاد رہوں

وگر در خلد روئے تو نہ بینم	نہ ہرگز در ہوائے او نشینم
اور اگر بہشت میں تیرا جمال نظر نہ آوے	تو اسکی ہوا میں بھی ہرگز نہ بیٹھوں
بیا بنما جمالِ جانفزایم	کہ من از جان و دل بر تو فدایم
آ جمالِ جانفزا مجھ کو دکھا	کہ میں جان و دل سے آپ پر قربان ہوں
ازیں دلخستۂ دور اوفتادہ	بعالیخدمتِ آں پیر زادہ
اِس دلخستہ دُور افتادہ کیطرف سے	بگرامیخدمت جناب صاحبزادہ صاحب
بصد عجز و نیازم سر نگوں باد	کمال و عزت و جاہش فزوں باد
بصد عجز و نیاز میرا سر نگوں ہووے	کمال اور عزت اور مرتبہ اُسکا زیادہ ہووے
الٰہی دوستانم شاد بادا	الیٰ یوم الابد آباد بادا
خدا کرے میرے دوست خوش رہیں	اور ابد الآباد تک آباد رہیں

فی سبیل اللہ دعائے بالخیر سے یاد شاد فرماویں۔ کہ ؎

نہ ہی صوم ہو نہ صلوٰۃ ہو	نہ ہی حج رہے نہ زکوٰۃ ہو
نہ نفی ہو نہ اِثبات ہو	تیرا ذوقِ عشق سدا رہے

نہ ہی آرزو نہ مُراد ہو
تیرے عشق میں دلشاد ہو

میری زندگی تیری یاد ہو
و لبوں پہ تیری ثنا رہے

میرے دِل کی ہے یہی آرزو
رہے دمبدم تیری جستجو

تو ہو سامنے میرے روبرو
یہ غلام تجھ پہ فدا رہے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

عرض آنکہ بندہ بتاریخ ۷، ماہ رمضان المبارک خمیس کی رات گاڑی پر سوار ہوکر خمیس کی شام کو ملتان پہنچیگا۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر بروز جمعہ سویرے تاندلیانوالہ پہنچکر انشاء اللہ تعالیٰ بروقت نماز جمعہ حاضر خدمت اقدس ہوجاؤں گا، آمین ثم آمین۔ دعا فرمادیں کہ باخیریت قدمبوسی نصیب ہووے۔ آمین ثم آمین۔

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

خط ہَفتَم

بیا ساقی بیا اے چشمۂ نور	رُخِ خورشیدِ معنیٰ چشمِ بد دُور
شرابے دِہ کہ آبِ زندگانی ست	درو مُضمر حیاتِ جاودانی ست
بیا ساقی بیا اے شمعِ محفل	کہ بے مے زندگی افتاد مشکل
بدہ جامے کہ باداجانِ مستاں	نثارِ مجلسِ بادہ پرستاں
بیا ساقی بیا اے زیبِ گلشن	کُنم دیدہ بدیدارِ تو روشن
بدہ جامے کہ از خوشبوئے بادہ	خرد کمتر شود مستی زیادہ
بیا ساقی بیا اے زینتِ گُل	بیا بشنود مے فریادِ بُلبُل
بدہ جامے کہ برخوردار باشم	بگُل رُخسار در گفتار باشم
بیا ساقی بیا اے ناز پرورد	کہ جاں میسوزد و دِل میکند درد
بدہ جامے کہ تا دلشاد باشم	ز رنجِ ہجر و غم آزاد باشم
بیا ساقی بیا اے جوشِ رحمت	بدُوری تا کشم از مرگ زحمت

درد

بدہ جامے کہ باز آید جوانی — پس از مُردن بہ بینم زندگانی
بیا ساقی بیا اے سربسر جوش — بدہ جامے کہ غم گردد فراموش
بیا ساقی بیا اے شاہدِ غیب — بدہ جامے کہ پاکست از ہمہ عیب
بیا ساقی بیا اے نازنینِ دوست — بدہ جامے کہ کوثر تشنۂ اوست
بیا ساقی بیا جانم علیل ست — بدہ جامے کہ روحِ سلسبیل ست
بیا ساقی بیا اے رشکِ خورشید — بدہ جامے کہ بینم روئے اُمید
بیا ساقی بیا عینِ تماشا — بدہ جامے کہ جاں دارد تمنّا
بیا ساقی بیا پیرِ خرابات — بدہ جامے کہ ہستم تشنہ ہیہات
بیا ساقی بیا پیرِ مُغانم — بدہ جامِ مئے آتش فشانم
بیا ساقی بیا پیرِ طریقت — بدہ جامِ مئے نابِ حقیقت
بحمد اللہ درِ میخانہ باز ست — حقیقت جلوہ گر اندر مجاز ست
بحمد اللہ مہربان ست ساقی — ہمے جوشد مئے گلگونِ باقی
مرا ہم بخت بیدار ست امروز — اُمیدِ وصلتِ یار است امروز
دریں شب از شرابِ عشق مستم — نمیدانم چہ میگویم چہ ہستم

نمیدانم کہ گبرم یا مسلمان
نمیدانم کہ کفرم یا کہ ایمان

نمیدانم کہ ظلمت یا کہ نورم
نمیدانم کہ اقرب یا کہ دورم

نمیدانم کہ شاہم یا گدایم
نمیدانم کہ مگسم یا ہمایم

نمیدانم کہ بلبل یا گلستم
نمیدانم کہ جزوم یا کلستم

نمیدانم کہ طفلم یا کہ پیرم
نمیدانم غریبم یا امیرم

نمیدانم کہ گویم یا خموشم
نمیدانم کہ ساکن یا خروشم

نمیدانم نشستہ یا روانم
نمیدانم چنینم یا چنانم

من از طوفانِ حیرت چون برآیم
کنم معلوم کیں ہا جملہ مایم

مگر من جامع الاضداد باشم
گہے غمگیں گہے دلشاد باشم

گہے خنداں گہے نالاں منستم
گہے برق و گہے باراں منستم

گہے بلبل گہے خود بوستانم
گہے قمری گہے سروِ روانم

گہے رِندم گہے پرہیزگارم
گہے زاہد گہے منصورؒ وارم

گہے ساقی گہے بادہ پرستم
گہے مستم گہے ہوشیار ہستم

گہے صوفی صفت اندر نمازم
گہے شاہد پرست و عشقبازم

گہے تیغِ دو ابروئے نگارم — گہے بسمل شہیدِ نازِ یارم
گہے روزِ رُخِ آں مہر و ماہم — گہے شب تارِ آں زلفِ سیاہم
گہے قرآنِ رُخ در بغلِ جانم — گہے زُنّارِ زلف اندر میانم
گہے برقِ گُلِ خندانِ یارم — گہے بارانِ چشمِ اشکبارم
گہے سُرخیِ لعلِ خوش لبانم — گہے زردیِ روئے عاشقانم
گہے شیرینیِ بوس و کنارم — گہے نمکینیِ دشنامِ یارم
گہے پروردۂ مہر و وفائم — گہے خُوں کردۂ ناز و ادائم
گہے شمعِ جمالِ ماہ رُخانم — گہے پروانۂ حُسنِ بتانم
گہے بر خاکِ خوباں فرشِ راہم — گہے بر عرشِ اعظم بارگاہم
گہے عرشم گہے کرسی و افلاک — گہے نورم گہے نارم گہے خاک
گہے مجموعۂ کون و مکانم — گہے در لامکان و بے نشانم
منزہ پاک ذاتِ ذوالجلالم — مشبہ در مثال و در خیالم
اگر بینیم فنا عینِ فنایم — وگر بینیم بقا عینِ بقایم
خمش ایدل نگو اسرارِ معنی — کہ جاہل میکند انکارِ معنی

وگر گوئی بایں دستور میگو — که خود میگو و از خود راز بشنو

که شبلیؒ بر سر منبر ہمے گفت — دُرِ اسرارِ معنی فاش مے سُفت

در آنجا ہم جُنیدؒ باصفا بود — ملامت کرد و زاں منعش بفرمود

که ما با تو نہاں گفتیم اسرار — تو بر منبر عیاں کردی و اظہار

جوابش داد کاے شیخِ زمانہ — برو بگذر ز قولِ شرکانہ

که من خود گویم و شنوم خطر چیست — بگو در دو جہاں جُز من دگر کیست

جنیدؒش گفت ہاں بر راہِ خود رو — مبارک مر ترا میگو و بشنو

نه من گویم مگر گوینده یار است — نه من شنوم که شنونده نگار است

ز بہرِ خود دُرِ لَا یُسْئَلُ سُفت — مگر هُمْ یُسْئَلُوْنَ از بہرِ ما گفت

چو ما خود منفی و باقی خدا ہست — خدا را کن مکن گفتن خطا ہست

الٰہی در گذر از قیل و قالم — که من در گفتگو مغلوبِ حالم

لگامِ اختیار از دستِ ما رفت — نمے دانم کجا بود و کجا رفت

طفیلِ مصطفٰےؐ معذور دارم — که جاں لرزاں شد و دلِ بیقرارم

منم در بندِ فرمانِ محمدؐ — غلامے از غلامانِ محمدؐ

کمینہ خادمِ خدّامِ اویم ‌ ‌ ‌ خراب و خستہ و بدنامِ اویم
سگِ درگاہِ آں عالی جنابم ‌ ‌ ‌ گنہگارم سیہ کارم خرابم
منم مقتولِ شمشیرِ محمدؐ ‌ ‌ ‌ شہیدِ خنجرِ شیرِ محمدؐ
حسیناں کشتۂ تیغِ نگاہش ‌ ‌ ‌ خلائق بندگانِ بارگاہش
سریرِ گنبدِ خضرا مقامش ‌ ‌ ‌ چو جبرئیلِ امیں صدہا غلامش
الٰہی تا ابد دیوانۂ او ‌ ‌ ‌ شود درمیکدہ مستانۂ او
ازیں دلخستہ و بےصبر و غمناک ‌ ‌ ‌ بہ پیشِ شاہِ خوباں سجدہ برخاک
بدہلیزِ درِ دولت سرائے ‌ ‌ ‌ قبول افتد سجودِ ایں گدائے

رسد باصد ہزاراں احترامے
ازیں مسکین بدرویشاں سلامے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خطِ ہشتم

سلام اے شاہدِ نازک خیالاں
سلام اے دلبرِ آشفتہ حالاں

سلام اے کعبۂ حاجاتِ عالم
سلام اے سیّدِ اولادِ آدم

سلام اے آشنائے بحرِ عرفان
سلام اے رہنمائے نورِ ایمان

سلام اے کاشفِ سرِّ الٰہی
سلام اے واقفِ انوارِ شاہی

سلام اے ساقیِ میخانۂ دِل
سلام اے درکشائے خانۂ دل

عطا کن جرعۂ جامِ شرابے
کہ دارد تشنہ لب صد اضطرابے

بمستی تا زبانم را کشایم
حقیقت حالِ خود را وانمایم

بصورت گرچہ من بیار دردم
بحمد اللہ بمعنٰی در حضورم

بصورت گرچہ در آہ و فغانم
بحمد اللہ بمعنٰی شادمانم

بصورت گرچہ من غرقِ گناہم
بحمد اللہ بمعنٰی بادشاہم

بصورت گرچہ جسمِ ناتوانم	بحمد اللہ بمعنیٰ شاہِ جانم
بصورت گرچہ محسوس و کثیفم	بحمد اللہ بمعنیٰ در لطیفم
بصورت گرچہ در کون و مکانم	بحمد اللہ بمعنیٰ لامکانم
بصورت گرچہ بر روئے زمینم	بمعنیٰ بر سرِ عرشِ برینم
بصورت گرچہ از ناسوت ہستم	بمعنیٰ شاہدِ لاہوت ہستم
بصورت گرچہ من غیرِ خدایم	بمعنیٰ عینِ ذاتِ کبریایم
چو صورت نیست ہرگز غیرِ معنیٰ	بصورت نیز گردم سیرِ معنیٰ
بصورت ہم بمعنی عینِ اویم	چوں غیرے نیست پس دیگر چگویم
مگیر از من کہ بس مغلوبِ حالم	چو موسیقار در ہجرِ تو نالم
الٰہی گرچہ در عیب و خطایم	بحمد اللہ غلامِ مصطفایم
الٰہی گرچہ از غم سینہ چاکم	بحمد اللہ فدائے آلِ رضی پاکم
الٰہی گرچہ در دُنیا اسیرم	بحمد اللہ مریدِ دستگیرم
الٰہی گرچہ من روبہ نزارم	بحمد اللہ محمد شیر دارم
الٰہی گر گنہگارم چہ باک است	پلید اندر میانِ پاک پاک است

چو قطرہ ہر کہ اندر بحرِ جاں شد　　　چو فانی گشت از خود بس ہماں شد

اگر گوید کہ من بحرم بجا ہست　　　کہ ذاتِ بحر و قطرہ عین ما ہست

خمش اے دِل حقیقت حال بگذار　　　مگو بیہودہ وایں قال بگذار

تو ہرگز نیستی در لائق ایں　　　بیا در گوشہ و خاموش بنشیں

بیا بر پائے جاناں سجدہ ہا کُن　　　بگو شکریہ و اورا دعا کُن

بیا ہمچوں سگاں کُن چاپلوسی　　　بخدمت شاہِ خوباں خاک بوسی

بیا گو بر ہمہ یاراں سلامے
مؤدّب باش تا یوم القیامے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطِ نہم

تعالی اللہ جمالِ روئے یارم — تعالی اللہ زہے زیبا نگارم
فدائے روئے تو خورشیدِ تاباں — فدائے کوئے تو خُلد و خیاباں
فدائے نازِ تو صد نازِ خُوباں — فدائے طرزِ تو انداز خُوباں
فدائے قامتِ تو سروِ آزاد — فدائے شکرت شیرینِ فرہاد
فدائے لعلِ تو لعلِ بدخشاں — فدائے ماہِ تو ماہِ درخشاں
فدائے زلفِ حیرانِ تو سنبل — فدائے لالۂ رُخسارِ تو گُل
فدائے ابروئے تو قاب قوسین — فدائے چشمۂ چشمانِ تو عین
فدائے رنگتِ تو صبغۃ اللہ — فدائے اسمِ تو صد نامِ اللہ
فدائے کافرِ تو صد مسلماں — فدائے کُفرِ تو اسلام و ایماں
فدائے بادۂ تو ماہِ طاہر — فدائے جُرعۂ تو جامِ کوثر

بیا اے ساقیِ خمّار گاہے
بسوئے حالِ لب تشنہ نگاہے

بیا اے ساقیِ میخانۂ دِل
قدم نہ در میانِ خانۂ دِل

بیا اے ساقیِ کاسس الکرامے
بدہ تشنہ لباں را نیم جامے

بیا اے ساقیِ مستانِ حضرت
عطا کُن جُرعۂ جامِ محبّت

کہ در مستی دُرِ اسرار پویم
رموز اندر خیالِ یار گویم

گہے تحت الثریٰ باشد مکانم
گہے عرشِ معلّٰے آشیانم

گہے بُلبُل میانِ بوستانم
گہے عنقائے مغرب بے نشانم

گہے اندر میانِ کعبہ ہستم
گہے دَر میکدہ از جام مستم

گہے صاحب ورع پرہیزگارم
گہے دَر گردنے زنّار دارم

گہے صُورت گہے صُورت پرستم
گہے بت گر گہے بت را شکستم

گہے اقرب گہے بسیار دورم
گہے ظلمت گہے اے یار نورم

گہے طالب گہے مطلوبِ اویم
گہے واصل گہے در جستجویم

گہے بندہ گہے شاہِ جہانم
گہے زندہ گہے بے حس و جانم

گہے ذرّہ گہے کوہِ گرانم
گہے قطرہ گہے بحرِ روانم

گہے عابد گہے معبود ہستم
گہے شاہد گہے مشہود ہستم

نمے دانم چہ گویم یا کجایم
الٰہی عفو کن جرم و خطایم

کلامِ لائق و زیبا ندارم
بحقِ مصطفےٰ معذور دارم

ہمیشہ تا ابد بادا وصولم
قدمبوسیِ فرزندِ رسولم

درونِ خانۂ پاک و مبرّات
ہزاراں بار تسلیم و تحیّات

سرم پیشِ ہمہ یاراں نگوں باد
کمالِ عشقِ تو ہر دم فزوں باد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطِ دہم

نخستیں حمد رب العالمین را
دگر صلوٰۃ ختم المرسلین را

بگویم بعد ازیں تعریفِ جاناں
بافلاکش ملائک خطبہ خواناں

معلّٰے حضرتِ غوثِ معظم
مقدّس قطب اقطابِ دو عالم

منزّہ پاک ذاتِ لاابالی
منوّر شمسِ افلاکِ معالی

معظّم صورتِ ذاتِ الٰہی
مکرّم نقش آیاتِ الٰہی

مبرّا از حدوث و از عدم پاک
معرّا ذاتِ پاکِ تو زِ ادراک

تو بیشک مخزن اسرار ہوئی
تو بیشک مطلعِ انوار ہوئی

تو بیشک مجمع بحرین ہستی
تو بیشک صاحبِ قوسین ہستی

تو بیشک سیّدِ کونین ہستی
تو بیشک مالکِ دارین ہستی

تو بیشک عالمِ علمِ الٰہی
تو بیشک عارفِ اشیا کماہی

تو لاریب از ہمہ خوباں فزونی
تو لاریب از ازل بے چند و چونی

تو لاریب اولیاء را پادشاہی
تو لاریب اصفیاء را جاں پناہی

تو لاریب عارفاں را پیشوائی
تو لاریب عاشقاں را راہنمائی

تو لاریبی خداوندِ زمانہ
تو لاریبی شہنشاہِ یگانہ

کمالِ وصفِ تو کردن نتانم
نمے دانم نمے دانم ندانم

چوں از الحمد تا والناس خوانم
کلام اللہ در وصفِ تو دانم

تو سلطانِ کریمی من گدایم
بر آید از درِ تو مدعایم

گلے از بلبلے چیند ز بستاں
نگردد ہیچ نقصانِ گلستاں

نمے خواہم ز تو کشف و کرامات
نمے خواہم ز تو انوار و درجات

نمے خواہم ز تو جاہ و جلالے
نمے خواہم ز تو عز و کمالے

نمے خواہم کہ پرّم بر ہوائے
نمے خواہم نہم بر آب پائے

نمے خواہم کہ بینم عرش و کرسی
ز تو خواہم ترا دیگر چہ پرسی

ز تو خواہم ترا اے جانِ جانم
بغیرِ تو ہمہ را نیست دانم

ز تو خواہم ترا اے آرزویم بغیر تو درین عالم نہ جویم
زہے قسمت اگر روئے تو بینم زہے قسمت اگر گلہات چینم
زہے قسمت اگر زارِ تو باشم ز بارِ عشق بیمارِ تو باشم
زہے قسمت کہ در پائے تو میرم برائے تو زیم رائے تو میرم
زہے قسمت کہ باشم تا قیامت غلامے از غلامانِ غلامت

ہمہ یارانِ مارا زین غلامے
سلام و مژدۂ دارُ السّلامے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خطِ یازدہم

بیا ساقی بدہ جامِ صبُوحی — کہ دارد خاصۂ و نفخت رُوحی
بیا ساقی بدہ یک ساغرِ مے — فروشم مملکِ کاؤس وہم کے
بیا ساقی بدہ جامِ شرابے — کہ دارد تشنہ لب عمد اضطرابے
بیا ساقی بما قدحے عطا کن — نمودِ ہستیِ ما را فنا کُن
کہ تا بے حرف و صوت آید کلامم — نماند صورتِ ما و نہ نامم
ہمہ جا نورِ وجہ اللہ بینم — نہ بینم غیر و بس اللہ بینم
ہمہ جا ذاتِ او جلوہ نما ہست — بہر سوئے کہ مے بینم خدا ہست
ہمہ جا ہم جمالِ اوست پیدا — نقابِ روئے او شد روئے زیبا
ہمہ جا جلوہ ہائے نور بینم — زغایت ظاہری مستور بینم

زدیدن نیز دُر دِل عار دارم　　بلا دیدارِ او خود عینِ یارم
بود دیدارِ او عینِ جُدائی　　کہ مرئی باید و مرآت و رائی
بود عینِ عبادت بُت پرستی　　شہودِ او بود رندی و مستی
کہ عابد ہست و معبود و عبادت　　کہ شاہد ہست و مشہود و شہادت
نہ اینجا عین و ہم غیر است ایدل　　نہ اینجا کعبہ و دیر است ایدل
نہ اینجا عابد و معبود ماند　　نہ اینجا شاہد و مشہود ماند
نہ اینجا کفر نے اسلام گنجد　　نہ اینجا پختہ و نے خام گُنجد
نہ اینجا یار نے اغیار باشد　　نہ اینجا ریسماں نے دار باشد
نہ اینجا ہست اَنا الحق نے ہُو الحق　　نہ اینجا ہم مقیّد ہا نہ مطلق
نہ اینجا بندہ ہست و ہم خدا نیست　　خمش ایدل مگو گفتن روا نیست
دِلم خواہد کہ گویم سرِّ پنہاں　　ولے ترسم بسوزد دین و ایماں
دِلم خواہد کہ سرِّ فاش گویم　　ولے ترسم ہلاکِ خلق جویم
دلم خواہد کہ رقص اندر بیایم　　ولے ترسم جہاں برہم نمایم
دلم خواہد کہ گویم اصل حالت　　ولے ترسم نمے ماند رسالت

رسالت شجرۂ طیب کمال است
که میوه بر سرش توحید و حال است

شریعت ہمچو راہ است و طریقت
برو رفتن بود شہرش حقیقت

ہر آں سالک که راه رفتن نداند
به منزل گه رسیدن کے تواند

نخستیں پیرِ کامل یار باید
مریدے طالبِ دیدار باید

چوں شرط آمد شده مشروط حاصل
غلامِ جاں به جاناں گشته واصل

پس اکنوں میکنم از جان دعایت
بگردش باد جامِ جانفزایت

که ایں میخانه ات آباد بادا
دلِ ستانِ حضرت شاد بادا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطِ دوازدهم

بگویم قُل ہو اللہ فی ثناکم
فداکم یا نبیّ روحی فداکم

اگر آدم صفی اللہ نبودے
ملائک را بسویش راہ نبودے

چناں میکرد اظہارِ حقایق
کہ آخر گشت مسجودِ خلایق

عزازیل از دمِ تیغش فنا شد
نہ سجدہ کرد و مردُودِ خدا شد

اگر دیدے جمالِ روئے آدم
ہزاراں سجدہ ہا کردے دمادم

ہمیں نُورِ تو بُود اندر وجودش
کہ آمد جبرائیلؑ اندر سجودش

تو بودی آنگاہ سلطان السلاطین
کہ آدم بود اندر ماءِ والطین

تو بودی جانِ عالم آں زمانے
کہ آدم بود اندر جسم و جانے

در آندم نُورِ تو نُورِ قدم بود
کہ آدم نیز در کتمِ عدم بود

در آنوقتیکہ بودی جانِ جانش — نہ آدم بود و نے نام و نشانش
تو اوّل بودی و آخر نمودی — تو باطن بودی و ظاہر نمودی
محقق شد ز توحید و جودی — کہ خواہی بُود و ہم ہستی و بودی
گرفتہ صورتِ پیرانِ پیران — بسوئے باغداد آمد چو میرانؓ
محی الدینؓ بصورت بستہ پردہ — زہے دینِ محمدؐ زندہ کردہ
بشکلِ ہر نبیؑ و ہر ولیؒ شد — کہ آخر قطبِ عالم جلویؒ شد
بہ بُستانِ صفا تا دیر گشتی — کہ تا آخر محمدؐ شیرؒ گشتی
مبارک رخت در ہر جا کشیدی — کہ آخر در فتح پورؒ ہم رسیدی
بحمد اللہ زہے زیبا نصیبم — کہ من در صورت و معنی قریبم
بحمد اللہ کہ فتحِ باب دیدم — جمالِ مصطفٰیؐ در خواب دیدم
بحمد اللہ کہ بخستم یار بینم — جمالِ روئے تو بیدار بینم
بحمد اللہ کہ میموں طالعم شد — جمالِ تو بہر جا لامعم شد
بہر سوئے کہ بینم روئے یار است — بہر روئے کہ بینم آں نگار است
بہر کوئے کہ رفتم کوئے جاناں — بہر خوئے کہ دیدم خوئے جاناں

بہر یک صورتِ زیبا ہمونست
بہر یک دلبرِ رعنا ہمونست

بہر جا صورتِ بے چند و چونست
ہمونست و ہمونست و ہمونست

خمش ایدل کہ ایں پایاں ندارد
نہایت قصۂ جاناں ندارد

اگر دریا برہ پُر جوش ماند
چوں در قلزم رسد خاموش ماند

ستارہ بر فلک گوے درخشد
چوں خور گیرد طلوع نورے نہ بخشد

تو خورشیدِ جلی و من ستارہ
ستارہ را بجز تو نیست چارہ

ہمیشہ سایۂ تو بر سرم باد
جہان اندر جہاں فیض و کرم باد

الٰہی باد از مہرِ تو سوزاں
دو صد ماہ روشن و انجم فروزاں

ہمیشہ بر کمالِ اِشراق بادا
جمالِ تو علی الاطلاق بادا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطِ سیزدہم

چہ گویم وصفِ تو بدر الکمالی — کہ ذاتِ تست فراتِ ذوالجلالی
محمدؐ نزد اسد اللہؓ رسیدہ — میانِ اسمِ تو اے نورِ دیدہ
توئی خود جوہرِ نورِ رسالت — توئی ہم مالکِ ملکِ ولایت
بنامت شیر گر اسمِ جلالیست — محمدؐ سر بسر نورِ جمالیست
جلالت عشقِ انوارِ ذاتست — جمالت حسنِ اسماو صفاتست
تو حسن و عشق را خود عینِ ہستی — بلاشک مجمع البحرین ہستی
کہ حسن و عشق باہم یار باشند — مثالِ برقِ نور و نار باشند
مرا با ہر دو ایں سوزے و سازاست — گہے ناز و گہے عجز و نیاز است
بیا اے عشق ملکِ جاں تباہ کن — بیا اے حسن بازم بادشاہ کن

بیا اے عشق در نارم بسوزاں
بیا اے حُسن در نورم فروزاں

بیا اے عشق سر بر ہر درم نہ
بیا اے حُسن تاجے بر سرم نہ

بیا اے عشق نہ دامِ فنایم
بیا اے حُسن دِہ جامِ بقایم

بیا اے عشق در غم مبتلا کُن
بیا اے حُسن دردم را دوا کُن

بیا اے عشق کُن بر دار ما را
بیا اے حُسن زندہ دار ما را

بیا اے عشق جاں برباد گرداں
بیا اے حُسن دِل آباد گرداں

بیا اے عشق در فریاد گرداں
بیا اے حُسن ما را شاد گرداں

بیامد از درم امروز یارم
ز راہِ دُور آمد شہسوارم

برآمد ماہِ من از بامِ مایم
بفرمود اے گدا من در شمایم

جمالم بر جمالِ تست شیدا
کمالم در کمالِ تست پیدا

صفاتم در صفاتِ تست ظاہر
کہ ذاتِ ما بذاتِ تست ظاہر

منم در جسم و در جانِ تو ہر دم
منم در دین و ایمانِ تو ہر دم

منم دو چشم و دو گوشِ تو ہستم
منم در عقل و در ہوشِ تو ہستم

منم دو دست و دو پائے تو اے من
منم ایں جملہ اعضائے تو اے من

منم ساقی منم ساغر منم مے ۔۔۔ منم نالہ منم نائی منم نے

منم غنچہ منم گل ہم منم خار ۔۔۔ منم خاک و منم نور و منم نار

منم حُسن و منم عشق و منم حال ۔۔۔ منم روئے و منم خط و منم خال

منم شاہد منم دلبر منم یار ۔۔۔ منم عاشق منم شیدا منم زار

منم بُلبُل منم بستاں منم گلِ تر ۔۔۔ منم قمری منم سرو و منم گُل

منم لؤلؤ منم مرجاں منم دُر ۔۔۔ منم لعل و منم جوہر منم خور

منم واصل منم اقرب منم دُور ۔۔۔ منم جنت منم خلد و منم حوُر

منم اسم و منم صفت و منم ذات ۔۔۔ منم بازی منم برد و منم مات

منم فعل و منم شر و منم خیر ۔۔۔ منم اثر و منم عین و منم غیر

منم کرسی منم عرشِ معلّٰے ۔۔۔ منم موسیٰؑ منم طور و تجلّٰے

منم عارف منم اسرار و انوار ۔۔۔ منم مخفی منم پیدا و اظہار

منم رند و منم مست و قلندر ۔۔۔ منم مسجد منم کعبہ و مندر

منم خرقہ منم جبّہ و دستار ۔۔۔ منم وِرد و منم تسبیح و زنّار

منم دلق و منم دراطلسِ شاہ ۔۔۔ منم خلق و منم خلّاق واللہ

منم اوّل منم آخر بلاشک
منم باطن منم ظاہر بلاشک

منم ماضی منم مستقبل و حال
منم حا، و منم میم و منم دال

منم اللہ منم بے قید و مطلق
منم حق و منم حق و منم حق

قلم بشکست و بس و اللہ اعلم
الٰہی بر نبیؐ صلِّ وسلّمؐ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطِ چهاردهم

بیا ساقی که روزِ ماهِ عید است	زمستاں نعرهٔ هَلْ مِنْ مَّزِیدْ است
بیا ساقی دگر قدحی عطا کُن	دوباره ایں دِل و جانم فنا کُن
ترا از دادنِ مے غم نه گردد	مرا هم تشنگی کم نه گردد
بنوشم جامِ مے دَر عشقِ جانی	کنم دَر شوقِ او رقصِ روانی
بحمد اللہ که فصلِ نوبهار است	بدستم جام و یارم در کنار است
بگفتم یارِ من حالِ تو چون است	بگفتا نے که بیچون و چگون است
بگفتم بہ چشمِ عالم از تو کور است	بگفتا باعثِ شدّتِ ظهور است
بگفتم خلق را دلهائے ریش خواست	بگفتا هر کسے در وهمِ خویش است
بگفتم از کدام ایں وهم و تلکے	بگفتا از عدمِ محض است و لاشئے

بگفتم پس حجابِ تو کدام است — بگفتا خود منم حاصل کلام است
بگفتم دو کتاب است این دو عالم — بگفتا فاتحہ اولادِ آدم
بگفتم ہم الف لام است و میم است — بگفتا حق و خلق و آں کریم است
بگفتم نونِ آخر مفردات است — بگفتا روح قلم ذاتم دوات است
بگفتم اینکہ اسمار و صفات است — بگفتا در حقیقت عینِ ذات است
بگفتم ذاتِ تو شیٔ عجاب است — بگفتا نقطۂ ام الکتاب است
بگفتم خلق در ذاتِ الٰہی — بگفتا چوں حروف اندر سیاہی
بگفتم خلق چوں در نورِ ذات است — بگفتا چوں شجر اندر نوات است
بگفتم دوستاں را سے نوازی — بگفتا در میانِ عشق بازی
بگفتم عاشقاں را چوں بسازی — بگفتا در ہمہ سوز و گدازی
بگفتم بہرِ رحمت کہ سرشتی — بگفتا دوزخی و ہم بہشتی
بگفتم دوزخ از بہرِ چہ تازد — بگفتا تا گنہ را پاک سازد
بگفتم این خرابی از کدام است — بگفتا ہم ز استعدادِ عام است
بگفتم قابلیت دادۂ تست — بگفتا پس منم جملہ نگہ جُست

بگفتم مومن و صاحب کمالاں — بگفتا مظہرِ نورِ جمالاں

بگفتم کافر و زندیق و ضالست — بگفتا مظہرِ اسمِ جلالست

بگفتم سوئے تو کردہ منادی — بگفتا چونکہ ربِّ اوست ہادی

بگفتم فاسقِ تاریک دل است — بگفتا چونکہ مربوبِ مضل است

بگفتم دو جہاں گفتا منستم — بگفتم این و آن گفتا منستم

بگفتم شاہداں گفتا منستم — بگفتم عاشقاں گفتا منستم

بگفتم جانِ من گفتا منستم — بگفتم آنِ من گفتا منستم

بگفتم راز گویم یا امر نیست — بگفتا خوش بگو جز یاد گر نیست

بگفتم من مقید یا کہ مطلق — بگفتا تو انا الحق زن انا الحق

بگفتم در قیامے و سجودے — بگفتا بر نبیؐ اللہ درودے

ہزاراں بار صلوات و سلامے
علے ختم الرسلؐ خیر الانامے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خط پانزدہم

بیا ساقی که دارم انتظارے — که آید از درم ناگاه نگارے

بیا ساقی که جاں برلب رسیده — غمِ ہجراں که دیدم کس ندیده

بیا ساقی بده تشنه لباں را — ازاں جامے که سازد مست جاں را

بیا ساقی بده جامِ خمارم — بگویم آنچه میگوید نگارم

بشب در کوئے جانانه برفتم — جمالش دیدم و دستش گرفتم

نگاه کردم بسوئے خط و خالش — بخواندم دفترِ حُسنِ کمالش

دو قوسِ ابروانش نونِ واژوں — ہلالِ عید بر فلکِ ہمایوں

دو چشماں چشمه ہائے صاد دیده — چه بینی درمیاں الفے کشیده

دہانش غنچه و میمِ مدوّر — چو لامش خمزده زلفِ معنبر

سرشتہ خالِ او دُر مشکنابے — سوادِ نقطۂ امّ الکتابے
بہ شیرینی لبِ لعلِ درخشاں — دُزدیدہ آبروئے آبِ حیواں
خجل خورشید و ماہ از خندۂ او — ہمہ شاہانِ عالم بندۂ او
دراں چاہِ زنخدانش فتادہ — ہزاراں یوسفِ یعقوبؑ زادہ
ہزاراں کشتۂ تیغِ جفایش — ہزاراں عاشقاں از جاں فدایش
ہمہ حُور و ملک شرمندۂ او — نہ میرد تا قیامت زندۂ او
بحمد اللہ کہ فرمود از زبانم — دُرر ہائے کہ سفتن مے ندانم
اگر واجب وگر امکاں ہمہ اوست — اگر بندہ وگر سلطاں ہمہ اوست
اگر شاہد وگر شیدا ہمہ اوست — اگر مخفی وگر پیدا ہمہ اوست
اگر دنیا دگر عقبےٰ ہمہ اوست — اگر ادنیٰ دگر اعلیٰ ہمہ اوست
اگر صُورت دگر معنےٰ ہمہ اوست — اگر بینا دگر اعمےٰ ہمہ اوست
اگر شاہ است و یا صفدر ہمہ اوست — اگر ماہ است و یا اختر ہمہ اوست
اگر درد است و یا درماں ہمہ اوست — اگر کفر است و یا ایماں ہمہ اوست
بگفت امروز آں دلدارم الحق — انا الحق گو انا الحق گو انا الحق

بنوش ایں بادۂ جامِ مروّق انا الحق گو انا الحق گو انا الحق
شدہ منصورؒ بر دارے معلّق انا الحق گو انا الحق گو انا الحق
مقیّد راہمے واں عینِ مطلق انا الحق گو انا الحق گو انا الحق
یقیں مے داں کہ ہست امرِ محقّق انا الحق گو انا الحق گو انا الحق
کنند انکارِ ایں اسرار احمق انا الحق گو انا الحق گو انا الحق

بگفت ایں مصطفےٰؐ ومِنْ لَّدَیْہِ
توہم مے گو ہمیں صَلُّوْا عَلَیْہِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

خطِ شانزدهم

بیا ساقی که جاں برلب رسیده
چوں من تشنه لبے حق نافریده

بیا ساقی بده یک جامِ باده
که مستسقی کند طلب زیاده

اگر مقدارِ قدح چرخ نوشم
هزاراں بار دَر دیگه بکوشم

من آں تشنه نیم کز نیم جامے
شوم رسوائے خلق از طبعِ خامے

هزاراں جامِ مے دَردم بنوشم
چو دیگِ خامیاں هرگز نه جوشم

وگر جوشم جهاں برهم نمایم
بگویم من خدایم من خدایم

نهم بر گنبدِ خضرا مصلّٰے
نشینم بر سرِ عرشِ معلّٰے

به پرم در فضائے لِیْ مَعَ اللّٰه
بگویم اِنَّهٗ اِنِّیْ اَنَا اللّٰه

بگیرم مملکِ ملکِ الٰهی
کنم بر هر دو عالم بادشاهی

ولیکن ایں ہمہ جرم و خطا ہست   کہ دعوٰی لاجرم لائق سزا ہست
چوں من خود نیستم دعوٰی کدا مست   دریں جا ما و من گفتن چرا مست
من و تو در دلِ تنگم نگنجد   خس و خاشاک در نارم نگنجد
نمے گویم اَنَا الحَق یا ھُوَ الحَق   منم ذاتِ مجرد محض مطلق
اَنَا شرکِ خفی در مذہبِ ماست   من و تو در مقامِ معرفت لاست
شرابِ عشق چوں در حلق ریزد   تمیزِ خالق و مخلوق خیزد
زند خیمہ چوں سلطانِ حقیقت   شود منسوخ احکامِ شریعت
طلوع سازد چوں خورشیدِ الٰہی   نماند ظلمتِ امر و نواہی
شود طالع چوں در دلہا مہِ بدر   شود کافور ظلمت لیلۃ القدر
نہنگِ لا چو از جاں سر برآرد   دو عالم را نہ ہرگز مے گذارد
چوں اسرافیلِ عشقش مے دمد صور   نہ دوزخ ماند و نے خلد و نے حور
نہ آدم اندراں ماند نہ ابلیس   نہ ہم ملکِ سلیمانؑ و نہ بلقیس
نہ بندہ ماند آنجا و نہ اللہ   تعالی اللہ مقامِ لِی مَعَ اللہ
محمد اندریں منزل ہمے بود   چوں آمد عائشہؓ مَن اَنتَ فرمود

بگفتا عائشہؓ ہستم بفرمود
بگو مَنْ عائشہؓ پس لعل بکشود

بگفتا بنتِ بوبکرؓ ہست بشنو
بفرمودہ کہ مَنْ بوبکرؓ مے گو

بگفتا ہست صدیقِ رضؓ محمدؐ
بگفتا مَنْ محمدؐ ہست و احمدؐ

اگر گفتے رسول اللہ در آندم
بفرمودے کہ مَنْ اللہ در آندم

اگر من تاب سرِ ایں بیارم
بحمد اللہ سرِ تسلیم دارم

دگر شکرِ تو گویم تا بمحشر
نتانم یک سرِ موئے برابر

ازیں دلخستہ و بیدل غلامے
ہمہ یارانِ جانی را سلامے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط ہفدہم

بہ بسم اللہ کنم آغازِ نامہ — چو نی بانگِ صریرِ کلکِ خامہ
کہ من عاجز نوشتن کے توانم — شگافی سینہ و زخمی زبانم
ز انگشتانِ خود سازم قلمہا — زنم بر نامۂ خونیں رقمہا
بخونِ دِل نویسم عرضنامہ — خداوندا کنش مشکیں شمامہ
بہ تحریرِ من او را عنبریں کن — معنبر زو دماغِ نازنیں کُن
نخستیں زانکہ حالِ غم بگویم — ثنائے قبلۂ عالم بگویم
شہنشاہِ جہاں فلک المعالی — زہے شیخ الزماں قطب الاعالی
ز آلِ سرورِ لولاک ہستی — ز اولادِ رسولِ پاک ہستی
ملائک بر درت سائل مدامی — ہمہ ہژدہ ہزار عالم سلامی

شہنشاہاں غلامانِ تو ہستند — ہمہ بیچہ بدامانِ تو ہستند
فلک پردہ سرائے آنجنابست — شعاعِ خور یکے زرّین طنابست
جبلہائے کہ اوتادِ زمین اند — زبہرِ خیمہ چوبِ آہنین اند
زہے خیمہ کہ سقفش آسمانست — منقّش چادرش با اختران است
معلّق ہم دَرو قندیلِ مہتاب — شمعہائے ثوابت ہم زدہ تاب
فراشِ او مزیّن سبز رنگی — جہانداراں بہم بہرش بجنگی
زدرہائے قناتش گر سوانست — جنوب و مشرق و مغرب شمالست
ستونہایش فقیرانِ یگانہ — مدح خوانش امیرانِ زمانہ
تعالی اللہ زہے خوش پردگی تو — ہزاراراز پی دلبردگی تو
درین خیمہ زہے کرسی نشینی — زہے جلوہ گرِ عرشِ برینی
ہزاراں کاروانِ جاں رُبودی — سمرِ دَر غارتِ مُلکِ وجُودی
رُخِ خوبِ تو خورشیدِ لقائی — ازو خورشیدِ عالم را ضیائی
بگرد دخترِ من ماہِ جبینت — شدہ ماہِ منوّر خوشہ چینت
سجودِ خلق سوئے ابروئے تو — طوافِ عالمی گردِ کوئے تو
دو چشمانِ تو ہم دو چشمۂ نُور — ندارد تابِ دیدن چشمکِ حوُر

لبِ دلجوئے تو یُحیِ العظامے — بہر یک موئے تو صد جاں غلامے
زنخداں گوئے در چوگانِ زُلفت — چو سیبی ہست و نیم از لطافت
لبالب چاہِ غبغب در زنخداں — ز بحر النّور و ہم از آبِ حیواں
بر رُخسارِ چو گلنارِ تو خالے — بگلزارِ جناں حبشی بلالے رضی
مہِ روئے تو مرّاتِ الٰہی — از و روشن زماہے تا بماہی
بسینہ پاکِ تو چوں حرفِ الم — اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ بخوانم
ترا گر علمِ غیب آساں نبودے — نویدِ عَلَّمَ الْاِنْسَان نبودے
چو رُوحِ پاکِ تو ہم جانِ جانست — نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ از انست
بصُورت باد و آب و نار و خاکے — بمعنے از ہمہ الواث پاکے
بصُورت بندۂ از طینتِ خاک — بمعنے شاہدی از عالمِ پاک
بصُورت انفس و آفاق ہستی — بمعنے ہم علے الاطلاق ہستی
بصُورت کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنْ — بمعنے نیز اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ
جمالِ حُسنِ تو مرآتِ قدّوس — در و چونی و بیچونی ست معکوس
چو بیچونی و در چوں میگذاری — شہِ نشیرِ محمّد نام داری رضی
در و ہم معنئ چونی عیانست — در و ہم معنئ بیچوں نہانست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خط ہشتدہم

بخدمت جناب مُرشدِ حقیقی و کعبۂ تحقیقی سیّد العارفین
امامُ الواصلین محبوبِ ربّ العٰلمین حضرت پیر دستگیر
روشن ضمیر دام اللہ فیوضاتکم و برکاتکم

بعد از ہزاراں ہزار قدمبوسی ہائے مریدانہ و سجودات وتعظیمات غلامانہ بکمال ادب دست بستہ عرض یہ ہے۔ کہ لاہور سے کاتب کا خط آیا ہے کہ میں رسالہ تحریر کر کے بُلا بھیجوں گا۔ اُس کے خط کے آنے کی بھی انتظار ہے۔ نیز قبلۂ من حضور کی خادمہ کی آنکھ کو بدستور نہایت تکلیف ہے۔ بہت دوا کئے ہیں اب تک آرام نہیں آیا۔ اِس لئے کسی ہسپتال سے معالجہ کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اُدھر میرے دِل میں حضور کے حُسنِ پاک کی قسم آپ کی قدمبوسی کی نہایت کشش ہو رہی ہے۔ اور آپ کی زیارت پاک کے واسطے دِل ترس رہا ہے۔ اور سینے پہ ایک قسم کا بھار آیا

ہوا ہے جس کا اٹھانا دشوار نظر آتا ہے۔ برائے خدا دعا فرماویں کہ شفا حاصل ہو تاکہ خاکسار حاضر خدمت اقدس ہو کر قدمبوسی سے مشرف ہووے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔ ؎ نیازِ غلام:-

من سگِ کوئے تو ہستم اے شہِ گیلانِ من
عاشقِ روئے توام اے خسروِ خوبانِ من

مثلِ تو ہرگز نبود و ہم نخواہد بود کس
جاں فدائے روئے تو اے دلبرِ جانانِ من

جُز بدرگاہِ تو چوں ملجاؤ ماویٰ نیستم
رُو بہ کہ آرم بگو اے قبلۂ ایمانِ من

چوں کبوتر گردِ تو گردد دلِ حیرانِ ما
عندلیبِ تُست جانم اے گُلِ خندانِ من

گر رود رُوح روانِ مَن زِ جسمِ ناتواں
مہرِ تو ممکن نباشد کہ رود از جانِ من

مَن غلامِ از غلامانِ تو ہستم بالیقین
وصفِ تو پیدا است از ہر مصرعۂ دیوانِ من

نیز قبلۂ مَن سیّد سردار شاہ صاحب نے خط میں تحریر کیا ہے کہ حضور پُرنور نے مجھ کو بیعت کی اجازت فرمائی ہے۔ نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ حضور کا نور ظہور تا قیامت سلامت رہے۔ اور جناب کا میخانۂ وحدت تا ابدالآباد آباد رہے۔ اور آپ کے غلاموں کو کمالِ ولایت نصیب ہووے۔ اور ہم بیکسوں کے

سر پر حضور کا سایۂ رحمت ہمیشہ قائم رہے آمین ثم آمین۔

از یں خادم خادمان بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب حضرت سیّد غلام رسولؒ شاہ صاحب ہزاراں ہزار قدمبوسی قبولباد۔ اندرون عصمت خانہ مبارک آداب بے حساب قبول باد۔ جملہ برادران درویشان کی خدمت میں بہت بہت شوق سے السلام علیکم۔

از جانب جمیع خادمانِ حضور قدمبوسی ہائے قبولباد۔

حضور کی خادمہ کی طرف سے قدمبوسی منظور بادہ۔

از جانب خادم حضور سیّد سخی محمد شاہ ہزاراں ہزار قدمبوسیہائے قبول باد۔

الراقم

سگِ دربان غلام محمدؐ از بیرحل۔ بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط نوزدہم

بگرامی خدمت فیضدرجت حضور لامع النور مرشد حقیقی کعبۂ تحقیقی حضرت پیر دستگیر روشنضمیر
دام فیوضکم

قدمبوسی ہائے مریدانہ وسجوداتِ غلامانہ کے بعد بکمال ادب دست بستہ عرض ہے کہ یہ غلامِ غلامان گوجرہ سے واپس جلوانہ میں آیا ہوا ہے حضور کی خادمہ کی آنکھ کو آرام ہے۔ دوا بدستور شروع ہے۔ آہستہ آہستہ گکروں اور چھان کی شکایت دُور ہوتی جاتی ہے۔ دُعا فرماویں کہ جلد شفائے کُلی حاصل ہووے۔ آمین ثم آمین۔ آنکھ میں دوا بندہ کے سوا اور کوئی نہیں ڈال سکتا۔ کیونکہ آنکھ میں زخم ہو جانے کا خوف ہوتا ہے۔ اس لئے یہ سگ دربان خدمت عالیہ میں حاضر نہیں ہو سکا۔ نیز حضور کی خادمہ کو بخار رہتا ہے۔ دعا فرمادیں شفائے کاملہ نصیب ہووے۔

ہمدست حامل ہذا اسمی نُور محمَّدٌ، فقیر و فضل و سبحان اللہ اپنے واپس تشریف آوری کی تاریخ مقررہ سے مطلع فرماویں۔ تاکہ بندگان قدم بوسی کا شرف حاصل کرلیویں۔ نیز قبلۂ من حامل ہذا خدمتِ اقدس بیں حالات زبانی عرض کریگا۔ براہِ نوازش غور سے سُنکر ہم سب خاکساروں کے حال پر رحم فرمایا جاوے۔ نیز قبلۂ من حاطہ کی چار دیواری اور مکان بنانے کا ارادہ ہے۔ دعا فرماویں کہ کام سرانجام ہو جاوے آمین یا اللہ حضور پُر نُور کا سایۂ رحمت ابرِ کرامت ہم بیکسوں کے سر پر تاابدالآباد دائم قائم رہے۔ آمین ثم آمین۔ الٰہی آپ کے میخانۂ عشق بیں گردش پیمانہ اور دورِ ساغر و جام تا یوم القیام مدام رہے آمین ثم آمین۔ یارب آپکے شراب خانۂ وحدت بیں مستانِ حضرت کے ہا و ہُو کی گلبانگ تا یوم النشور مشہور رہے آمین ثم آمین۔ خداوندا آپ کا اور آپ کی اولادِ پاک کا نُورِ ظہور مثل آباؤ اجداد کے تاقیامت سلامت رہے آمین ثم آمین بارِ خدایا آپ کا سلسلۂ فیضان تمام عالم و عالمیان کے سر پر تا روزِ محشر برتر رہے آمین ثم آمین۔ یا الٰہ العالمین آپ کا ہر درویش مسکین تا یوم التناد ہمیشہ دلشاد رہے آمین ثم آمین۔ یارب الارباب آپ کا ہر رندِ خراب تا یوم الحساب مستِ شراب رہے۔ آمین

ثم آمین ۔ یارب العباد آپ کا ملکِ ارشاد تا یوم المرصاد ہمیشہ آباد رہے ۔ یا واجب الوجود آپ کا ہر مقصود تا یوم الخلود سامنے موجود رہے ۔ یا حق المعبود آپ کا شاہدِ حقیقی تا یوم الموعود مشہود رہے ۔ یا غفور الرحیم آپ کا خُلقِ کریم تا یوم العظیم مستقیم رہے ۔ یارب العالمین آپ کا ہر دشمنِ بے دین تا یوم الدین غمگین رہے ۔ یا علی الاعلےٰ آپ کا ہر شاہ و گدا تا یوم الجزاء عاشق و شیدا رہے یا ذاتِ قدیر آپ کا ہر دامنگیر تا یوم المصیر شیدائے پیر رہے ۔ یا حضرتِ خلاق آپ کا زمرۂ عشاق تا یوم الاشفاق آپ کا مشتاق رہے ۔ یا الٰہ الغفار آپ کا ہر عاشقِ زار آپ کے عشق و محبت میں تا یوم القرار برقرار رہے ۔ یا عزّ و علا آپ کا ہر کشتۂ تیغِ جفا تا یوم القضاء راضی برضا رہے ۔ یارب الفلق آپ کا ہر عاشقِ مطلق تا یوم الحق باکفارِ حقیقی ملحق رہے ۔ یا پاک ذاتِ خدا یہ غلام بے نوا تا یوم اللقاء ہمیشہ دست بدعا رہے ۔ آمین ثم آمین ۔ اے قبلۂ ایمانِ مَن ۔ اے کعبۂ دل جانِ مَن ۔ اے جانِ جانانِ مَن ۔ اے یارِ دلر نجانِ من ۔ اے گُل خندانِ مَن ۔ اے غنچۂ دہانِ من ۔ اے ساقیِ مستانِ مَن ۔ اے پیرِ عالیشانِ مَن میرا دِل آپ کی مدحت کا نسخہ اور میری زبان آپ کی نعت کا ورقہ اور ہر رگ آپ کی ثنا کا جدول اور ہر بال آپ کی دعا

کا مصرعہ ہے۔ اور چونکہ آپ کی مدح و ثنا بے منتہا ہے۔ اس لئے دل خستہ زبان بستہ ہر رگ پُر خون و ہر بال سیہ گون ہے۔ آپ کی حمد بے شمار ہے۔ مگر عجز کا اقرار ہے۔ دِل کا حال کاغذ پہ لکھنا محال ہے۔ سینے میں جوش ہے۔ مگر زبان خاموش ہے۔ الٰہی یہ جذبہ نصیب رہے۔ اور ہر دم قریب رہے۔ دِل پُر جوش اور تن میں خروش ہے۔ آنکھوں میں حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ حالت عجیب مزہ دکھا رہی ہے۔ اور زیادہ ہو۔ اور زیادہ ہو۔ کہاں تک جائے گی۔ مجھی میں ہے اور مجھی میں سمائے گی۔ اللہ کہے تو کون کہے۔ اور کس سے کہے تو اللہ ہے شھد اللّٰہ انّہٗ لآ الٰہ الّا ھو۔ کھلا پلا اور صبر عطا فرما۔

سر میں جوش کا درد ہے۔ بس تو نصیب رہ آمین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خط بست

بَخِدمَتِ حُضُورِ نُورٌ عَلٰی نُورٍ قِبلۂِ کَونَین وَکَعبۂِ دَارَین

مُرشِدِ حَقِیقِی وَکَعبۂِ تَحقِیقِی حضرت پِیر دَستگِیر

روشن ضمیر بدرِ منیر دَامَ فیُوضُکُم

قدمبوسیہائے مریدانہ وچاپلوسیہائے غریبانہ وہزاراں ہزار نیاز بے اندازکے بعد دست بستہ بکمال ادب عرض یہ ہے۔ کہ الحمد للہ کہ آج رات خواب میں آں ذات بابرکات کی زیارت فیض بشارت سے اس طور مشرف ہوا۔ کہ یہ غلامِ غلامان حضورِ انور کی مجلس پاک میں حاضر ہوکر قدمبوس ہوا اور حضور پُرنور اس خانہ زاد کی جانب مہربانی سے متوجہ ہوئے۔ اور دُعاگو نے کمال ادب ومحبت سے خدمتِ اقدس میں اس طرح عرض کیا۔ کہ اے میرے قبلہ و

کعبہ اے میرے دین و ایمان اے میرے جان و جانان میں آپ پر قربان پھر میرے دل نے چاہا کہ کہوں اے میرے اللہ تو مَیں نے حضورِ انور کے چہرۂ منوّر پر نگاہ کر کے کہا "اے میرے اللہ" تو اس قدر ذوق پیدا ہوا کہ یک دم حالت سے ایک عالم تبدیل ہو گیا۔ اَور آنجناب نے نہایت لطف و کرم کے ساتھ اِس مسکین پر نظرِ رحمت فرمائی۔ اَور جب بندہ رخصت ہونے لگا۔ تو حضور اُٹھے اَور تمام مجلس کھڑی ہو گئی۔ اَور حضورِ انور کی نوازش و مہربانی کو دیکھ کر بے اندازہ خوشی حاصل ہوئی۔ اَور یہ مصرعہ زُبان پر بار بار جاری ہوا۔

"اُج میں سوہاگن ہوئی سیّو اج مَیں سوہاگن ہوئی"

ایک شخص نے کہا۔ کیا یہ آج ایسا ہوا ہے اَور پہلے ایسا نہ تھا۔ دوسرے شخص نے کہا میاں ایک حالت میں دوسری ایسی حالت عطا ہوتی ہے۔ جو پہلی سے اعلےٰ و افضل ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذٰلِکَ۔ آں پیرِ دستگیر تو روشن ضمیر اور ہر حال میں سمیع البصیر ہیں۔ یہ حرف واسطے دوبارہ ذوق حاصل کرنے اور پھر اسی طرح کہنے کے لئے تحریر کیا ہے۔ حضورِ انور کی نظرِ رحمت تا ابد الآباد ہمارے نصیب رہے آمین ثم آمین۔ نیز قبلۂ من حضور کی خادمہ کی آنکھ کو بوجہ رونے کے

ایک دن کے زیادہ تکلیف ہوگئی۔ دوا شروع ہے دعا فرماویں کہ خدا شفا بخشے۔ ہونٹھ کو آرام ہے۔ مگر بخار ابھی رہتا ہے۔ برائے مہربانی نوازش فرماویں۔ کہ خداوند کریم صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین یہ سگ دربان اِسی واسطے مجبور ہو کر حاضر خدمت اقدس میں نہیں ہو سکا۔ مگر دل کو تسلّی ہے۔ کہ حضور انور خود بندہ کو اِس جگہ اِسی خاطر ٹھہرا گئے ہیں خصوصًا آج رات کے خواب سے نہایت تسکین خاطر نصیب ہوئی حضور پُرنور کا سایۂ عاطفت ہم بیکسوں کے سر پر تا ابد الآباد قائم رہے۔ آمین ثم آمین۔

بخدمت شریف خسرو خوبان حضرت صاحبزادہ صاحب ہزاراں ہزار قدمبوسیہائے قبولباد۔ اندرونِ درِ دولت آداب بے حساب قبولباد۔ بخدمت جمیع درویشان صاحبان بہت بہت شوق سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور طلب دعائے خیر۔ فقط۔

ازجانب جمیع درویشاں و مولوی محمد سلیمانؒ قدمبوسی قبولباد۔

بوجہ جلدی کے تعویذ ارسال خدمت نہیں کر سکا ہوں۔

الراقم

سگِ دربان غلام محمدؐ از پیر محل شریف

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۶ء بروز بدھ　　　بقلم خود

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خط بست ویکم

بگرامیِ خدامتِ فیضد رجتِ حضور پُرنورِ قبلۂ عالمیان وکعبۂ دوجہان حضرت پیرِ دستگیر دامت برکاتکم۔ تعظیم بصد تکریم۔

الحمد للہ گنجِ قناعت میں نہایت اچھی گذرتی ہے۔ توکّلتُ علی اللہ نے خوب مزا چکھا رکھا ہے۔ سحابِ رحمت کی گھٹا چھا رہی ہے۔ جنابِ عزت سے ندا آرہی ہے۔ میخانۂ وحدت کا در کھلا ہے شرابِ محبت کا جام پُر ہے۔ نشۂ توحید کی کیفیت طاری ہے۔ ھَلْ مِنْ مَّزِیْد کی آواز جاری ہے۔ بے نیازی کا تاج بر سر ہے۔ عشقبازی کی خلعت در بر ہے۔ شادمانی عشق و مستی میں ہے خدادانی بت پرستی میں ہے۔ زندگانی فراخ دستی میں ہے۔ یار جانی ہماری ہستی میں ہے۔ ہم حضرتِ عشق کے دیوانے ہیں۔ ہم شمعِ حُسن کے پروانے ہیں۔ ہم اسرارِ حق کے خزانے ہیں۔ اے یار یہ سب مستی کے ترانے ہیں۔ خونِ جگر

ہماری غذا ہے۔ دردِ دِل ہماری دوا ہے۔ تو ہی محمدؐ اور تو ہی خدا ہے۔ آپ کے حق میں جو کہوں سو روا ہے زبان میں تیری گفتگو ہے۔ دِل میں تیری جستجو ہے میرے گُل میں تیری ہی خوشبو ہے۔ مَیں نہیں محض تو ہی تو ہے۔ اگر مَیں ہوں تو تو ہے اگر تو ہے۔ تو مَیں ہوں۔ مَیں نہ ہوں تو تو نہیں۔ تو نہ ہو تو مَیں نہیں۔ اے میرے خُدا مَیں اَور تو کا جھگڑہ اٹھا۔ ؎

مَیں اَور تو کی غلط گفتگو ہے
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تُو ہے

ہیہات میں کہوں تو سزا ہے۔ تُو کہوں تو خطا ہے۔ کیا کہوں کیوں کہوں کِس سے کہوں کون کہے۔ مگر کیا کروں کہنا سننا میری صفات ہیں۔ جو ذات سے جُدا نہیں ہو سکتیں۔ لہذا خود کہتا ہوں اَور خود سنتا ہوں۔ ازل سے ابد تک میرا یہی دستور ہے۔ محض ایک وجود ہے۔ غیر کہاں موجود ہے۔ یہ فقط ادراک ہے۔ ذات ایک سے بھی پاک ہے۔ جہان حق سبحان ہے۔ وہاں پاکی اَور پلیدی کا کیا نام اَور نشان ہے۔ ؎

اندریں جا گفتگو خود غیرت است　　حیرت اندر حیرت اندر حیرت است

اے دوست خود مغز خود پوست - اے یار خود نُور خود نار - اے جانِ جاناں
یں آپ پر قربان آپ کا ہاتھ یَدُ اللهِ اور چہرہ وَجْهُ اللهِ رُخ وَالضُّحٰی
اور زلف وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی آپ کے دندان مبارک یٰسین فَتَبَارَكَ
اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ میرا تن آپ کے شمع کا پروانہ - میرا دِل آپ کے
حسن کا دیوانہ - میری روح آپ کے عشق میں یگانہ - میرا سینہ آپ کے اسرار
کا خزانہ - اور میری صُورت آپ کے ظہور کا بہانہ ہے - سُبْحَانَ اللهِ یہ بھی
عجب افسانہ ہے - اے یار آپ کی آنکھیں مست دِل کا میخانہ ہیں - اور آپ
کی زلفوں میں مرغِ روح کا آشیانہ ہے - معرفت خوب ہے - مگر محبت نہایت
مرغوب ہے - اے خدا مجھے عشق کا دیوانہ بنا - کشف و کرامت کو سلام ہے
مقصود ذوالجلال والاکرام ہے - خلد ہو نہ ہو - آپ کا دیدار کافی ہے
غیروں سے کیا حاجت ہمیں یار کافی ہے - عارف خاموش مگر عاشق پُر
جوش ہے - عارف فرزانہ مگر عاشق یگانہ ہے - عارف صفاتی ہے - مگر
عاشق خود ذاتی ہے - معرفت شناخت ہے - مگر عشق باخت ہے - کہاں
پہچان لینا اور کہاں سر دینا - الٰہی تو نصیب ہو - اور میرے دِل کے قریب

ہو۔ واسجد واقترب تیری کلام ہے۔ اِس لئے سجدہ میں ہر دم غلام ہے
میرا سجدہ منظور ہو۔ اور مجھے اپنا حضور ہو۔ آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط بست و دوم

بحضور نورٌ علیٰ نور مرشد حقیقی و کعبۂ تحقیقی
حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر بدر منیر دام
فیوضہم

قدمبوسیہائے مریدانہ و نیاز ہائے اندازِ غلامانہ کے بعد دست بستہ بکمال ادب عرض یہ ہے۔ قبلہ من آج رات خواب میں دیکھا کہ حضرت پیر مہر علیؒ شاہ صاحب گولڑا شریف والے ایک مجلس میں چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور ایک چارپائی پر میاں اللہ یار اور سامنے چارپائی پر بندہ بیٹھا ہے۔ اور مَیں نے سُنا تھا۔ کہ پیر

مہر علی شاہ صاحب اکثر استغراق میں رہتے ہیں۔ اِس لئے مَیں ان کے استغراق کی کیفیت دریافت کرنے لگا۔ اِسی اثنا میں آپ اُٹھ کر میاں اللہ یار کے پاس آئے۔ اَور میری نسبت دریافت کیا۔ میاں اللہ یار نے آنحضور کا نام مبارک لے کر کہا یہ اُن جناب کے خلیفہ ہیں۔ پھر انہوں نے میاں اللہ یار کو فرمایا کہ تقریر کرو مگر وہ خاموش رہے۔ اَور پیر مہر علی شاہ صاحب اپنے فاخرانہ لباس کے ساتھ زمین پر لیٹنے لگے۔ میاں اللہ یار نے کہا۔ کہ آپ ایسے کپڑوں کے ساتھ مٹی پر لیٹ رہے ہیں۔ تو فرمایا اِس میں بہت لذّت ہے۔ بندہ نے نہایت خوش ہو کر کہا۔ کہ ہاں جنون میں خوب مزہ ہے۔ یہ سُن کر اسی حالت میں آپ نے میرے زانو کو پکڑا۔ تھوڑی دیر بعد آنحضور پُر نور میرے قبلۂ ایمان و کعبۂ دو جہان تشریف لائے۔ مجلس آراستہ ہوئی۔ حضورِ انور صدرِ مجلس میں رونق افروز ہیں۔ اَور پیر مہر علی شاہ صاحب دائیں جانب لیٹے ہوئے ہیں اَور پیر فضل حسین صاحب بائیں جانب سوئے ہوئے ہیں۔ مگر اُن کے بدن پر صرف ایک کپڑا معلوم ہوتا ہے۔ ایک شخص نے کتاب پڑھنے کی درخواست کی۔ اَور حضورِ انور نے قبول فرمایا جب کتاب لائی گئی تو بندہ نے کہا کہ یہ دِیوان ہے بو علی قلندر کا فیض سبحانی لاؤ۔

آدمی لینے کے واسطے روانہ ہوا۔ تو ایک شخص نے عرض کیا۔ اُس کے آنے تک مراٰت العارفین پڑھی جاوے۔ حضور نے فرمایا بہتر۔ تو اس نے یہ رسالۂ پاک میرے پیش کیا۔ مَیں نے کہا اِس کی ضرورت نہیں۔ یہ کتاب میرے سینے میں موجود ہے۔ پھر حضور نے پڑھنے کا حکم دیا۔ بندہ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کیا۔ اور تین بار نہایت شوق و لذت سے پڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنَ النُّوْنِ مَا اَدْرَجَ فِی الْقَلَمِ پھر اِس کا معنی اِس طرح کیا۔ کہ "سب حمد واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے۔ جس نے ظاہر کیا دواتِ قدیم سے اُس چیز کو جس کو پوشیدہ کیا تھا قلم اعلیٰ میں"۔ تب پیر مہر علی شاہ صاحب اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ کہ مجھے قرآن شریف اتار دو۔ بندہ نے قربِ حضور کی برکت سے بالقائے الٰہی اُن کا ما فی الضمیر سمجھ لیا کہ یہ اِس کلامِ امامؒ عالیمقام کیمطابق سورۂ نون کا ابتدا پڑھ کر سنانا چاہتے ہیں۔ اِسلئے بندہ نے پہلے ہی نہایت ذوق و وجد سے یہ آیت شریف پڑھی نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ اور رقص کرنے لگا۔ اور زبان سے بے اختیار بآواز بلند یہ شطح جاری ہوئی۔ کہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ بار بار وجد میں یہی کہہ رہا تھا۔ اور بیدار رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

نیز قبلۂ من گذشتہ رات جناب قطب الاقطابؒ نے خواب میں اِس غلام بے نوا کو فرمایا "اے میرے مولا" اور اس سے پہلے ایک شب آنحضور نے بھی اِس پُر خطا کو اِس طرح خطاب کیا۔ کہ "اے میرے قبلہ" قبلۂ من یہ خواب میں حضور کی عنایات اِس لئے عرض کی ہیں تاکہ اِن انعامات کا شکریہ ادا ہو جاوے۔ اور ہمیشہ اِس سگِ دربان پر کرم فرماتے رہیں۔ بخدمت جناب صاحبزادہ صاحب قدمبوسی قبول باد۔ تمام درویشان صاحبان و اہلِ مجلس کو دست بستہ شوق سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ۔

الراقـــــــــــم

سگِ دربار غلام مُحمّد از جلّو آنہ۔ بقلم خود

بروز سوم وار

دیگر

زیرِ طبع تصانیف شریف

۱ - اسرارُ المقطّعاتْ و رموزُ المتشابهات منظوم فارسی بمعہ سلیس شرح اُردو (جس میں قرآنِ مجید و فرقانِ حمید کے حروفِ مقطعات کی تفسیر دلپذیر اور بے نظیر ہے)

۲ - کمالِ جلویؒ یعنی مجموعۂ رسائل (۱) شجرۂ طیبہ شریفیہ (۲) قصیدۂ عینیّہ (۳) رسالہ اسرار الانسان (۴) انوار العیون فی اسرار النّون۔

۳ - رسالہ نورُ الایمانْ فے شرحَ علمِ العرفانْ۔

۴ - وِصالْ نامہ حضور سراپا نور قبلۂ عالمیان فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۵ - فیہاعینٌ جاریۃٌ المعروف بہ ملفوظاتِ جلویؒ۔

۶ - یُسقونَ مِنْ رَحیقٍ مختوم المعروف بہ تعلیم توحید و دقیق علوم (مکتوبات طیبات)

۷ - الاسراراتُ الالٰھیّۃ مِنَ الفتوحاتِ المکیّۃ

شایع کردہ

انتظامی کمیٹی دربار پاک جلو آنہ شریف ضلع لائل پور (مغربی پاکستان)

مطبوعہ اشرف پریس لاہور

زیر سرپرستی

صاحبزادگان والاشان

سبط حضرت سید محمد مبارک حسین مدظلہ صاحب

نبیرہ حضرت سید محمد افتخار حسین مدظلہ صاحب

ادام اللہ تعالیٰ فیوضہم و افاض علینا برکاتہم

مطبوع

ملنے کا پتہ

مسکین محمد یار وٹو عفا اللہ عنہ جلوی کتب خانہ

چک نمبر ۲۱۴ رکھ برانچہ ڈاکخانہ طارق آباد

شہر لائلپور